ارشاد باری تعالیٰ

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ‌ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّـکُمۡ‌ؕ وَيُكَفِّرُ عَنۡكُمۡ مِّنۡ سَيِّاٰتِکُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ○ (سورۃ البقرہ:272)

ترجمہ: تم اگر صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی عمدہ بات ہے اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور انہیں حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور وہ (اللہ) تمہاری بہت سی برائیاں تم سے دُور کر دے گا۔ اور اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 39-40

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16-23 محرم 1440 ہجری قمری • 27 تبوک-4 اخاء 1397 ہجری شمسی • 27 ستمبر-4 اکتوبر 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 ستمبر 2018 کو مسجد بیت الفتوح مورڈن (لندن) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

خدا نے مجھے عین چودہویں صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودہویں صدی کے سر پر آیا تھا مسیح الاسلام کر کے بھیجا اور میرے لئے اپنے زبردست نشان دکھلا رہا ہے اور آسمان کے نیچے کسی مخالف مسلمان یا یہودی یا عیسائی وغیرہ کو طاقت نہیں کہ اُنکا مقابلہ کرے اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے یہ تو وہ بنیادی اینٹ ہے جو خدا کی طرف سے ہے ہر ایک جو اس اینٹ کو توڑنا چاہیگا وہ توڑ نہیں سکے گا مگر یہ اینٹ جب اُسپر پڑیگی تو اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی کیونکہ اینٹ خدا کی اور ہاتھ خدا کا ہے

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

یہ بھی یاد رہے کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد میں سے یہ دعا ہے کہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ۔ اور جس طرح انجیل کی دعا میں روٹی مانگی گئی ہے اس دعا میں خدا تعالیٰ سے وہ تمام نعمتیں مانگی گئی ہیں جو پہلے رسولوں اور نبیوں کو دی گئی تھیں یہ مقابلہ بھی قابل نظارہ ہے اور جس طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہو کر عیسائیوں کو روٹی کا سامان بہت کچھ مل گیا ہے اِسی طرح یہ قرآنی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قبول ہو کر اخیار و ابرار مسلمان بالخصوص ان کے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث ٹھہرائے گئے اور دراصل مسیح موعود کا اس اُمت میں سے پیدا ہونا یہ بھی اسی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے کیونکہ گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار نے انبیاء بنی اسرائیل کی مماثلت کا حصہ لیا ہے مگر اس اُمت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اِذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ آ جائے اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر یک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے یہاں تک کہ اِس ابن مریم پر ابتلا بھی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے اوّل جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم محض خدا کے نفخ سے پیدا کیا گیا اِسی طرح یہ مسیح بھی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے نفخ سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا اور جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم کی پیدائش پر بہت شور اُٹھا اور اندھے مخالفوں نے مریم کو کہا لَقَدۡ جِئۡتِ شَیۡئًا فَرِیًّا اسی طرح اِس جگہ بھی کہا گیا اور شور قیامت مچایا گیا اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت مخالفوں کو عیسیٰ کی نسبت یہ جواب دیا وَلِنَجۡعَلَہٗۤ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَۃً مِّنَّا ۚ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا یہی جواب خدا تعالیٰ نے میری نسبت براہین احمدیہ میں روحانی وضع حمل کے وقت جو استعارہ کے رنگ میں تھا مخالفوں کو دیا اور کہا کہ تم اپنے فریبوں سے اس کو نابود نہیں کر سکتے مَیں اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤں گا اور ایسا ہونا ابتدا سے مقدر تھا۔ اور پھر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر فتویٰ تکفیر کا لگایا اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا اور دوسرے فاضلوں نے اس پر فتویٰ دیا یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ پر تکفیر کی مہریں لگا دیں☆ یہی معاملہ مجھ سے ہوا اور پھر جیسا کہ اُس تکفیر کے بعد جو حضرت عیسیٰ کی نسبت کی گئی تھی اُن کو بہت ستایا گیا سخت سخت گالیاں دی گئیں تھیں ہجو اور بدگوئی میں کتابیں لکھی گئی تھیں یہی صورت اس جگہ پیش آئی گویا اٹھارہ سو برس کے بعد وہی عیسیٰ پھر پیدا ہو گیا اور وہی یہودی پھر پیدا ہو گئے۔ آہ یہی معنی تو اس پیشگوئی کے تھے کہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ جو خدا نے پہلے سے سمجھا دیا تھا مگر ان لوگوں نے صبر نہ کیا جب تک یہودیوں کی طرح مغضوب علیہم نہ بن گئے اِس مماثلت کی ایک اینٹ تو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگا دی کہ مجھے عین چودہویں صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودہویں صدی کے سر پر آیا تھا مسیح الاسلام کر کے بھیجا اور میرے لئے اپنے زبردست نشان دکھلا رہا ہے اور آسمان کے نیچے کسی مخالف مسلمان یا یہودی یا عیسائی وغیرہ کو طاقت نہیں کہ اُن کا مقابلہ کرے اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے یہ تو وہ بنیادی اینٹ ہے جو خدا کی طرف سے ہے ہر ایک جو اس اینٹ کو توڑنا چاہے گا وہ توڑ نہیں سکے گا مگر یہ اینٹ جب اُس پر پڑے گی تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی کیونکہ اینٹ خدا کی اور ہاتھ خدا کا ہے اور دوسری اینٹ میرے مخالفوں نے طیار کر کے اس کے مقابل پر رکھ دی کہ میرے مقابل پر وہ کام کئے جو اس وقت کے یہودیوں نے کئے تھے یہاں تک کہ میرے ہلاک کرنے کیلئے ایک خون کا مقدمہ بھی بنایا گیا جس کی میرے خدا نے مجھے پہلے خبر دے دی تھی۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں یہودی اگرچہ بہت فرقے تھے مگر جو حق پر سمجھے جاتے تھے وہ دو فرقے ہو گئے تھے (1) ایک وہ جو توریت کے پابند تھے اُسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تھے (2) دوسرا فرقہ اہلحدیث تھا جو توریت پر احادیث کو قاضی سمجھتے تھے یہ اہل حدیث اسرائیلی بلاد میں بہت پھیل گئے تھے اور ایسی ایسی حدیثوں پر عمل کرتے تھے جو اکثر توریت کی معارض اور نقیض تھیں اور ان کی یہ حجت تھی کہ بعض مسائل شرع مثلاً عبادات اور معاملات اور قانون مجازات کے مسائل توریت سے ملتے نہیں ہیں ان پر حدیثوں کی رو سے اطلاع ہوتی ہے اور حدیث کی کتاب کا نام طالمود تھا اور اس میں ہر ایک نبی کے زمانہ کی حدیثیں تھیں یہ حدیثیں مدت تک زبانی رہیں اور مدت کے بعد قلمبند ہوئیں اِس لئے ان میں کچھ موضوعات کا حصہ بھی مل گیا تھا اور بباعث اس کے کہ اس وقت یہودیوں کے تہتر فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک فرقہ اپنی اپنی حدیثیں جدا جدا رکھتا تھا اور محدثین نے توریت کی طرف توجہ چھوڑ دی تھی اکثر حدیثوں پر عمل تھا اور توریت گویا متروک اور مہجور کی طرح تھی اگر حدیث کے مطابق آئی تو اُس کو مانا ورنہ اس کو ردّ کیا۔ پس اس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور اُن کے مخاطب خاص طور پر اہل حدیث ہی تھے جو توریت سے زیادہ حدیثوں کی عزت کرتے تھے اور نبیوں کے نوشتوں میں پہلے خبر دی گئی تھی کہ جب یہود کئی فرقوں پر منقسم ہو جائیں گے اور خدا کی کتاب کو چھوڑ کر اس کے برخلاف حدیثوں پر عمل کریں گے تب ان کو ایک حکم عدل دیا جائے گا جو مسیح کہلائے گا اور اُس کو وہ قبول نہ کریں گے آخر سخت عذاب اُن پر نازل ہوگا اور وہ طاعون (کا) عذاب تھا نعوذ باللہ۔ منہ

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 52 تا 54)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

مسجد کی تعمیر کا اصل مقصد صرف اُس وقت پورا ہوسکتا ہے جب اسے مخلص، عبادت گزاروں سے بھرنے کی سنجیدگی سے کوشش کی جائے

اپنی عبادت کے معیار کو مسلسل بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں

نمازوں میں باقاعدہ ہوں اور پورے خلوص اور انہماک کے ساتھ ادا کریں

مسجد بیت المقیت (والسال، برطانیہ) کے افتتاح کے موقع پر احباب جماعت سے سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز **خطاب**

مورخہ 12 مئی 2018 کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ والسال (Walsall) یو.کے کی نئی مسجد ''بیت المقیت'' کا افتتاح فرمایا۔ والسال میں مسجد کی جگہ 2009 میں خریدی گئی تھی۔ مارچ 2012 میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت والسال تشریف لاکر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس مسجد کا نام ''بیت المقیت'' تجویز فرمایا۔ مسجد شہر کے وسط میں نمایاں جگہ پر واقع ہے۔ مسجد کی تعمیر کیلئے مقامی جماعت نے غیر معمولی مالی قربانیاں پیش کیں۔ اس مسجد میں ساڑھے پانچ سو افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ والسال پہنچنے پر احباب جماعت نے حضور پُرنور کا والہانہ استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ گیتوں سے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پھر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لاکر نماز عصر باجماعت پڑھائی۔ نماز کے بعد احباب جماعت کیلئے ایک مختصر افتتاحی تقریب ہوئی جس میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ بصیرت افروز خطاب الفضل انٹرنیشنل 7 ستمبر 2018 کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کیلئے پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نئی مسجد عطا کی ہے جو اَب مکمل ہو چکی ہے اور آج اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ مسجد کی تعمیر کا اصل مقصد صرف اس وقت پورا ہوسکتا ہے جب اسے مخلص، عبادتگزاروں سے بھرنے کی سنجیدگی سے کوشش کی جائے۔ اس لحاظ سے مقامی افراد جماعت پر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی عبادت کے معیار کو مسلسل بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔

دوسرے یہ کہ آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات میں اور غیر احمدیوں اور غیر مسلموں سے تعلقات میں آپ محبت اور شفقت کا مظاہرہ کریں اور دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ صرف اس صورت میں آپ اس مسجد کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ آپ تمام خود غرضانہ خواہشات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ ہر ایک اجنبی جو آپ کو دیکھتا ہے وہ آپ کی باتوں اور آپ کے اخلاق اور عادات پر نظر رکھے گا اور آپ کی ثابت قدمی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کے معیاروں کو دیکھے گا۔ اگر آپ اعلیٰ معیار پر نہیں ہوں گے تو ایسا شخص آپ کی کمزوریوں کو دیکھ کر ٹھوکر کھائے گا۔ اس لئے ہر احمدی کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کا عمل اسلامی تعلیمات کے مطابق نہیں اور وہ اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تو وہ دوسروں کو بدل کرنے اور منفی طور پر اپنے عقیدہ سے متاثر کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ بہترین نمونہ قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ دوسرے لوگ تقویٰ کی طرف متوجہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب جب کہ آپ کو یہ مسجد عطا ہوئی ہے۔ اب آپ کے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے۔ اس لئے مقامی جماعت کے تمام افراد کو اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے اور اس عظیم نعمت سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بار بار نماز کی ادائیگی کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور یہ کہ ہمیں اسے تمام دنیوی کاموں پر ترجیح دینی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگ پچاس سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ نماز ادا کرتے ہیں لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ جبکہ نماز ایسی عظیم چیز ہے کہ اسکے ذریعہ انسان صرف پانچ دن میں حقیقی پاکیزگی حاصل کرسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے بعض نمازیوں پر لعنت بھیجی ہے جیسے قرآن کریم فرماتا ہے کہ وَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ۔ وَيۡل کا لفظ لعنت کے معنے بھی رکھتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ انسان فرض نمازوں کی ادائیگی میں سُست یا لاپروانہ ہو۔ حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ اگر ہماری جماعت حقیقی معنوں میں مخلص جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے ایک قسم کی موت اپنے پر وارد کرنی چاہئے اور ہر قسم کی نفسانی خواہشات اور خود غرضیوں سے بچنا چاہئے اور ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کو مقدم رکھنا چاہئے۔ منافقت اور ادنیٰ سفلی خواہشات انسان کو ہلاک کرسکتی ہیں۔ اس لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تنبیہات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور ان کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی ذمہ داریاں پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہیں اور آپ کو بہترین طریق پر اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ انہیں ادا کرنے کا پختہ عزم کرنا چاہئے۔ اس لئے مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ آپ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ نمازوں میں باقاعدہ ہوں اور پورے خلوص اور انہماک کے ساتھ ادا کریں۔ اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ اور سوسائٹی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی اپنے تعلقات میں شفقت و مہربانی کا سلوک کریں۔ اسی طرح حقیقی اسلام کے نمائندہ بننے کی کوشش کریں اور اسلام کے متعلق دوسروں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی سعی کریں۔ اللہ آپ کو ان مقاصد کو پورا کرنے کی اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ مقامی جماعت کے تمام افراد کو برکتوں سے نوازے اور آپ سب کو احمدیت کے مخلص اور باوفا خادم بنائے۔

اسکے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

......☆......☆......☆......

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

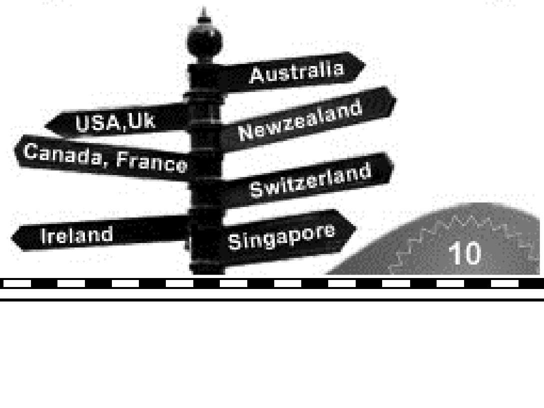

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جماعت احمدیہ بلجیم کا جلسہ سالانہ شروع ہورہا ہے، بڑے عرصے کے بعد میں آپ کے جلسہ میں شامل ہورہا ہوں اس عرصہ میں جہاں جماعت میں اضافہ بھی ہوا ہے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی جماعت بڑھی ہے

اس کے علاوہ اَور بہت سی باتوں میں یہاں ترقی ہوئی ہے، مثلاً مشن ہاؤسز میں اضافہ ہوا، مساجد اور نماز سینٹرز میں بھی اضافہ ہوا، برسلز کی مسجد جو زیر تعمیر ہے تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہے، وہ بھی اچھی مسجد بن رہی ہے، پرسوں آلکن (Alken) میں ایک مسجد کا مَیں نے افتتاح کیا، بڑی وسیع جگہ اور عمارت جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے، تو ظاہری طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت پر یہاں بڑے فضل ہوئے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ فضل یہ احساس بھی افراد جماعت میں پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں بھی نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ حقیقی طور پر پہلے کی نسبت بہتر ہوں

ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں، دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں، اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولادمیں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے، نسلاً بعد نسلٍ اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں بٹھاتے چلے جائیں کہ دُنیا کو دین کا خادم بنانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو اور اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کیلئے اور ہم پر فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی بیعت میں آ کر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقا ہے، اسی میں ہماری نسلوں کی بقا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ اور اس پہلو سے احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح

پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے، وہاں کے لوگ اس لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں تو ایم. ٹی. اے پر کم از کم باقاعدگی سے خطبات ہی سنا کریں، دیکھا کریں، جلسے دیکھا کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، یہ بھی تو ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کچھ حد تک اس محرومی کا مداوا کرنے کیلئے پھر کھول دیا، جلسوں کے پروگرام کو ایم. ٹی. اے پر دیکھو اور سن کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو ساٹھ ستر فیصد تشنگی دُور ہوسکتی ہے اور اگر چاہیں تو پاک تبدیلی تو پھر سو فیصد پیدا ہوسکتی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ بلجیم فرمودہ مورخہ 14 ستمبر 2018ء بمطابق 14 تبوک 1397 ہجری شمسی بمقام Dilbeek (برسلز، بلجیم)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جماعت احمدیہ بلجیم کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ بڑے عرصے کے بعد مَیں آپ کے جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس عرصہ میں جہاں جماعت میں اضافہ بھی ہوا ہے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی جماعت بڑھی ہے۔ پاکستان سے یہاں ہجرت کر کے آنے والے بھی بہت سے نئے شامل ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ اَور بہت سی باتوں میں یہاں ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً مشن ہاؤسز میں اضافہ ہوا۔ مساجد اور نماز سینٹرز میں بھی اضافہ ہوا۔ برسلز کی مسجد جو زیر تعمیر ہے تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہے۔ وہ بھی اچھی مسجد بن رہی ہے۔ پرسوں آلکن (Alken) میں ایک مسجد کا مَیں نے افتتاح کیا۔ بڑی وسیع جگہ اور عمارت جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ تو ظاہری طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت پر یہاں بڑے فضل ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ فضل یہ احساس بھی افراد جماعت میں پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں بھی نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ حقیقی طور پر پہلے کی نسبت بہتر ہوں۔ اور یہی نہیں کہ بہتر ہوں اور ایک جگہ کھڑے ہو جائیں بلکہ ہمارا ہر دن اور ہر قدم گزشتہ دن سے اور پچھلے قدم سے نیکی اور تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں ترقی کرتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا نظر آئے۔ اپنی برائیوں کو ہم پیچھے چھوڑ چکے ہوں اور نیکیوں میں نئی منزلوں کو طے کر رہے ہوں۔ اگر یہ بات افراد جماعت میں نظر آتی ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو حاصل کر لیا ہے یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پس اس بات کو سمجھتے ہوئے ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ان ترقی یافتہ اور آزادی کے نام پر دینی پابندیوں اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے بھی آزاد ملکوں میں جہاں کوئی پرواہ نہیں ہے کہ دینی احکامات کی پابندی کرنی ہے یا اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پابندی کرنی ہے۔ یہ ملک ان سب سے آزاد ہیں۔ ان ملکوں میں تو خاص طور پر توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ ورنہ دین کے نام پر ان ملکوں میں آ کر پھر اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی اہمیت نہ دینا اور دنیا میں پڑ جانا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتا ہے۔ یہاں آنے والوں کی اکثریت دین کے نام پر آئی ہے۔ اس وجہ سے آئی کہ آپ کو اپنے ملک میں اپنے دین پر عمل کرنے کی آزادی نہیں تھی۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ ورنہ یہ بات یاد رکھیں کہ یہاں آئے اور دین کے نام پر آئے، اللہ تعالیٰ کے نام پر آئے اور پھر اللہ کے حکموں پر عمل نہ کیا تو یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا سکتی ہیں۔ لیکن انسان کمزور ہے اس لئے اس کمزوری کی وجہ سے دنیا کی طرف جھکاؤ بھی ہو جاتا ہے۔ ایک حد تک دنیا کی طرف توجہ دینا اور دنیا کمانا گناہ نہیں لیکن دنیا پر دنیاداروں کی طرح گرنا اس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور اس بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑا کھول کر واضح فرمایا۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے۔ جو دنیا کے کام ہیں، شغل ہیں، مصروفیات ہیں جائز ہیں۔ ان میں کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ اگر یہ نہیں ہوں گے تو اس راہ سے بھی ابتلا آ جاتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ فرمایا مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیاوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ فرمایا پس ہم دنیاوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے۔ جو دنیا کی مصروفیات ہیں یہ منع نہیں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اصل مقصد دین ہونا چاہئے۔ پس ایک دیندار کیلئے، ایک اس شخص کیلئے جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین پر چلنے والا کہتا ہے یہ بنیادی اصول ہے کہ دنیا کماؤ۔ ضروریات زندگی پورا کرنے کے سامان کرو۔ اپنے بیوی بچوں کے اخراجات اپنی گھریلو ذمہ داریاں ادا کرو یہ تمہارے ذمہ ہے۔ ان کے لئے دنیاوی کاروبار کرنا، کام کرنا، نوکری کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن یہ کام، یہ کاروبار، یہ نوکری تمہیں پیسہ کمانے میں اس حد تک منہمک نہ کر دے، اس میں اس حد تک نہ ڈوب جاؤ کہ پھر دین کی فکر ہی نہ رہے اور تمام فکریں صرف دنیا کے گرد گھومتی رہیں۔ دنیا بھی کمانی ہے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بیوی بچوں کے حق ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنی ہے۔ یہ مقصد ہو گا تو دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا۔ آپ نے پھر یہ بھی فرمایا کہ یہ نہ ہو کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا سے ہی بھر دو۔ یہ نہ ہو کہ جو اللہ کو حق دینا ہے وہ بھی دنیا کی مصروفیات میں گزار دو۔ فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 73، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اگر دنیا میں ڈوب گئے تو دین سے محروم ہو گئے۔ اور جب دین سے محروم ہو گئے تو پھر دین کا دعویٰ اور بیعت کا دعویٰ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ صرف دعویٰ ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اور اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ کہنے کو تو ہم احمدی ہیں لیکن اگر ہم دنیا کی طرف بڑھ گئے، زیادہ اس میں ڈوب گئے تو عمل ہمارے وہی ہیں جو دوسروں کے ہیں۔

پھر اس بات کی ایک اور جگہ مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ دنیا کو حاصل کرنے کا مقصد دین ہونا چاہئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ دنیا سے کٹ جانا یہ تو بزدلوں کا کام ہے۔ فرمایا کہ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کے موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اور اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ یعنی دنیا بھی اور دنیا میں جو عزت و مرتبہ اور دولت

ملی ہے وہ سب ایک مومن کو دنیا داری کے اظہار کا ذریعہ نہیں بناتی بلکہ یہ سب چیزیں دین کے خادم کے طور پر کام کرتی ہیں۔ اس کا مقام و مرتبہ دین کے فائدے کیلئے ہوتا ہے اور اس کی دولت بھی دین کے فائدے کے لئے ہوتی ہے۔ گویا کہ آپ نے جو بیان فرمایا اس کا مفہوم یہی ہے کہ دنیا کی دولت ایک ایسی سواری ہے جس پر بیٹھ کر انسان کو دین کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچنا ہے۔ جب وہ زادراہ جو ہے انسان اپنے سفر کی آسانی کے لئے ساتھ لیتا ہے۔ اچھی سواری اور سفر کی سہولت کا سامان انسان اس لئے کرتا ہے تا کہ آسانی سے منزل مقصود تک پہنچ سکے۔ پس اس طرح دنیا کو حاصل کر کے استعمال کرو اور اسے دین کا خادم بناؤ۔ نہ یہ کہ خود دنیا کے خادم بن کر دین کو بھی چھوڑ دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ فرمایا اس میں دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو؟ فرمایا حَسَنَةُ الدُّنْيَا کو مقدم کیا ہے جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے۔ فرمایا کہ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الْاٰخِرَةِ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَةُ الدُّنْيَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کیلئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار اور شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بیشک حَسَنَةُ الْاٰخِرَةِ کا موجب ہوگی۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 91 تا 92، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم میں سے ہر ایک کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ایسی دنیا کمائیں جو آخرت کی حسنات کی بھی موجب ہو، نہ یہ کہ یہاں کی رنگینیوں میں گم ہو کر اپنے مقصد کو بھول جائیں اور آخرت میں حسنات لینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنے۔ اور پھر دنیا کی رنگینیاں اور لذات ایسی ہیں کہ جو انسان میں مزید بے چینیاں پیدا کر دیتی ہیں۔ اپنی طرف سے انسان سمجھتا ہے کہ دنیا میں مجھے سکون مل سکتا ہے لیکن حقیقت میں سکون نہیں ہے بلکہ بے چینیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ مت خیال کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت اور مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کیلئے راحت یا اطمینان اور سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشتی ہوتا ہے۔ یعنی وہ گویا جنت میں ہے یا اسے یہ جنت مل گئی جو تم سمجھتے ہو۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ حقیقت میں وہ اطمینان اور تسلی اور تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے جس سے بہشت مل سکتی ہے وہ ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کیلئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام کی یہی نصیحت تھی کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہ پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم اللہ کے پورے فرمانبردار ہو۔ مطلب یہ کہ تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی حالت میں رہنا چاہئے۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ یہ نہ ہو کہ موت آجائے اور تم فرمانبرداری سے باہر ہو۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔ وہ مریض جس کو بیماری ہو پانی پینے کی اس کی پیاس بجھتی ہی نہیں پیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ پس یہ بے جا حسرتوں آرزوؤں کی آگ بھی منجملہ اس جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ فرمایا کہ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 101 تا 102، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی اگر دنیا اور اس کی چیزوں میں ضرورت سے زیادہ محو ہو گئے اور ڈوب گئے تو پھر ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور خدا میں ایک حجاب پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک روک کھڑی ہو جاتی ہے۔ پردے بیچ میں آجاتے ہیں۔ نہ بندہ خدا کی طرف بڑھتا ہے اور نہ خدا بندے کی طرف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ بندہ پہلے میری طرف آنے کی کوشش کرے گا تو میں اس کی طرف آؤں گا جیسا کہ حدیث میں بھی آیا ہے کہ بندہ ایک قدم آئے گا تو میں دو قدم آؤں گا۔ وہ چل کر آئے گا تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ (صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم اللہ نفسہ، حدیث 7405) پس اگر اس حجاب اور روک کو دُور کرنا ہے تو دنیا کو دین کا غلام بنا کر ہی دُور کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے کہ وہ بندے اور خدا میں ایک روک پیدا کر دیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ان سے یعنی مال اور اولاد سے بھی انسان کیلئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ ہاتھوں کو بھی رگڑو تو اس سے بھی حرارت پیدا ہوتی ہے۔ پتھروں کو رگڑو تو اس سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی محبت کی رگڑ سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے اس سے الٰہی محبت جل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پھر ختم ہو جاتی ہے۔ انسان کی محبت اور دنیا کی محبت جب آپس میں رگڑیں تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا؟ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ختم ہو جائے گی اور جل جائے گی۔ فرمایا کہ اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بیقراری کا شکار ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ لیکن جب کہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو۔ دنیا کی چیزوں کا جو تعلق ہے وہ خدا میں ہو کر ہو۔ اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو۔ دنیا کی چیزوں کی محبت بھی اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حد تک ان سے محبت کرنا جائز قرار دیا ہے۔ اور وہ خدا کی محبت سے ہو کر ہوگی اور اس وقت خدا نہ بھُولے تو پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے۔ جب وہ رگڑ پیدا ہوگی تو جو اللہ کے غیر ہیں ان کی محبت ختم ہو جائے گی اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ پھر بندہ اس بات پر راضی ہو جاتا ہے اور وہی چاہتا ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ برخلاف اس کے جو کچھ حالت انسان کی ہے وہ جہنم ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کے سوا زندگی بسر کرنا یہ بھی جہنم ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 102 تا 103، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تم سے یہ چاہتا ہے کہ تم پورے مسلمان بنو۔ مسلمان کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے کہ انقطاعِ کُلّی ہو یعنی مکمل طور پر خدا کی طرف جھکو۔ یہ نہیں کہ ابھی خدا تعالیٰ کی طرف جھک گئے اور جب دنیا کے فائدے دیکھے تو دنیا کی طرف جھک گئے، خدا بھول گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو مسلمان پیدا کر کے لاانتہا فضل کئے ہیں بشرطیکہ وہ غور کرے اور سمجھے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 304، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ انسان کمزور ہے۔ بعض دفعہ دنیا کی دلچسپیاں اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ انسان دنیا کی طرف زیادہ جھک جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے یا بعض عملوں میں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو انسان پوری طرح سامنے نہیں رکھتا۔ حق ادا نہیں کرتا۔ بیوی بچوں کے حق ادا نہیں کئے۔ عائلی مسائل پیدا کر دیئے۔ گھروں میں لڑائیاں ہیں یا اپنے کاروبار میں ایمانداری سے کام نہیں کیا یا کاروبار کی وجہ سے نمازیں چھوڑ دیں یا اور بہت ساری باتیں ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کمزوری سے نکالنے کیلئے بھی انتظام فرمایا ہوا ہے اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دی جو ہمیں بار بار مختلف موقعوں پر راستے سے بھٹکنے سے بچانے کیلئے رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔

پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ایک یہ بھی انتظام فرمایا کہ ان جلسوں کا انعقاد فرمایا جہاں ہم سال میں ایک مرتبہ جمع ہو کر اپنی روحانی بہتری کا سامان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں۔ اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں بٹھاتے چلے جائیں کہ دنیا کو دین کا خادم بنانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو اور اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کیلئے اور ہم پر فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی بیعت میں آکر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقاء ہے۔ اسی میں ہماری نسلوں کی بقاء ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مقصد کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔'' (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 351) پس جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو، نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آ سکتی ہے، نہ ہی انسان کو مرتے وقت دلی سکون مل سکتا ہے اور نہ ہی مرتے وقت کی بے چینی دور ہو سکتی ہے۔ یہ ہے وہ مقصد جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے یہ سلسلہ قائم فرمایا اور ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق دی اور جس کیلئے آپ نے بیعت لی اور بیعت کرنے والوں پر اس مقصد کو واضح فرمایا۔ اگر اس مقصد کے حصول کیلئے ہم کوشش نہیں کر رہے تو ہمارے بیعت کے دعوے صرف دعوے ہیں اور حقیقت میں نہ ہی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانا ہے، نہ ہی آپ کو مانا ہے، نہ ہی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

شروع میں جب جلسوں کا آغاز ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب یہ پتہ چلا کہ جلسے کے مقصد کو لوگ پورا نہیں کر رہے تو آپ نے بڑی سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس سال مَیں جلسہ کا انعقاد نہیں کروں گا اور اُس سال جلسہ منعقد نہیں ہوا۔ اور اس کے ملتوی کرنے کا جو اعلان آپ نے فرمایا وہ ایسا ہے کہ ہر مخلص کو آج بھی بے چین کرنے والا ہے اور بے چین کرنے والا ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ''اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔'' (شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

پھر فرمایا ''یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیّت اور حُسنِ ثمرات پر موقوف ہے، ورنہ بغیر اس کے ہیچ۔'' (شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395) اگر نیت صحیح نہیں اور اچھے پھل نہیں حاصل ہو رہے۔ وہ مقصد حاصل نہیں ہو رہا جس کیلئے جلسہ منعقد کیا گیا ہے تو پھر بالکل ہیچ ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ بار بار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ یہ کس کی ملاقاتیں ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملاقاتیں ہیں۔ پس اگر ایسے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں اپنی کچھ کمزوریوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی کا مورد بنے تو آجکل تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے ہم کتنے ہیں اور ہماری کیا حالت ہے جو اس زُمرہ میں آتے ہیں۔ ان لوگوں میں آتے ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اگر وہ معیار نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں تو پھر ہم جلسہ میں شامل ہونے کے حق دار بھی نہیں ہیں۔ یا یہ دیکھیں کہ ہم حق دار ہیں بھی کہ نہیں؟ یا صرف اس لئے کہ پیدائشی احمدی ہیں یا پرانے احمدی ہو گئے، کئی سالوں سے بیعت کر کے یا بزرگ آباؤ اجداد کی اولاد ہیں اس لئے شامل ہو رہے ہیں تو پھر وہ مقصد پورا نہیں کر رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ یا اس نیت سے نہیں آئے کہ ہم نے یہ مقصد حاصل کرنے کی اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کوشش کرنی ہے یا کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں تو پھر اگر یہ نہیں تو پھر جلسوں پر آنا ایک میلے پر آنا ہی ہے۔ پس اس بات سے ہر مخلص احمدی کے دل میں ایک فکر پیدا ہونی چاہئے۔ اب تو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک کے جلسے ہوتے ہیں بعض میں مَیں شامل ہوتا ہوں۔ بعض پر ایم. ٹی. اے کے ذریعہ سے شرکت ہو جاتی ہے۔ یورپ کے بعض جلسوں میں آپ میں سے بہت سے شامل ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں جو کئی جلسوں میں شامل ہوئے۔ یُوکے کے جلسہ کے بعد جرمنی کے جلسہ میں بہت سے شامل ہو کر آئے ہیں اور ہر جلسہ پر جلسہ کے مقاصد اور دینی علمی اور روحانی

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرۃ: 46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ترقی کی باتیں ہوتی ہیں اور تقاریر ہوتی ہیں اور بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ایک خاص ماحول تھا اس میں روحانیت کے نظارے ہم نے دیکھے۔ آپس میں بہت پیار اور بھائی چارے کے نظارے ہم نے دیکھے۔ لوگ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بعض مہمان گئے ہوئے تھے وہ بھی یہ ماحول دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے۔ پس ان باتوں کی وجہ سے اور ایک سال میں ایک سے زیادہ جلسوں میں شامل ہونے کی وجہ سے ایک انقلاب ہماری حالتوں میں آ جانا چاہئے۔ کہاں تو وہ زمانہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ سال میں ایک دفعہ جلسہ میں شامل ہوں تا کہ تمہارے اندر ایسی پاک تبدیلی ہو کر سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف ایک خاص توجہ پیدا ہو۔ اور کجا اب یہ حالت ہے کہ بعض لوگ سال میں ایک سے زائد جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ پس جائزہ لیں کہ پھر ایسے حالات میں کیسا انقلاب آ جانا چاہئے۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک ملاقات ہی کئی جلسوں پر بھاری تھی اور آپ سے مل کے ایک انقلاب آ جاتا تھا۔ بہرحال نبی کا ایک مقام ہوتا ہے۔ لیکن اب مسلسل کئی جلسوں کو دیکھنا اور شامل ہونا کچھ تو پاک تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہونا چاہئے۔ باتیں تو اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی بیان کی جاتی ہیں۔ الفاظ تو آپ علیہ السلام کے ہی بیان کئے جا رہے ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں اور باتیں ہیں جو مختلف تقریروں میں بیان کی جاتی ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے کلام کی تفسیریں بیان کی جاتی ہیں۔ تو اگر انسان کا ارادہ ہو اور نیک نیت ہو تو پاک تبدیلی کے سامان اب بھی موجود ہیں۔ خلیفہ وقت آپ سے کچھ کہتا ہے تو وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمائندگی میں ہی کہتا ہے۔ خلافت کے جاری رہنے اور اس کے ساتھ منسلک ہو کر آپ علیہ السلام کی برکات کا تسلسل قائم رہنے کی خوشخبری بھی تو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی دی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ان برکات کے یعنی خلافت کی برکات کے جاری رہنے کا وعدہ تمہاری نسبت ہے۔ پس اس لحاظ سے آج مَیں اس موقع سے اس مضمون سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایم.ٹی.اے سننے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔

پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے۔ وہاں کے لوگ اس لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں تو ایم.ٹی.اے پر کم از کم باقاعدگی سے خطبات ہی سنا کریں، دیکھا کریں، جلسے دیکھا کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بھی تو ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کچھ حد تک اس محرومی کا مداوا کرنے کیلئے پھر کھول دیا۔ جلسوں کے پروگرام کو ایم.ٹی.اے پر دیکھ اور سن کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو ساٹھ ستر فیصد تو تشنگی دُور ہو سکتی ہے اور اگر چاہیں تو پاک تبدیلی تو پھر سو فیصد پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ لوگ جو اَب یورپ میں آ گئے ہیں آپ کو میں کہتا ہوں کہ آپ تو جلسوں میں شامل ہو رہے ہیں اور بعض سال میں ایک سے زیادہ جلسوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہاں آنے والے احمدیوں کو تو جیسا کہ مَیں نے کہا ایک انقلاب اپنی حالتوں میں پیدا کر لینا چاہئے۔ یہ ٹریننگ کیمپ جو اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے اس میں آنے کا فائدہ تو تبھی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کے مطابق دنیا کو اپنا خادم بنا کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بنیں۔ یہاں آ کر جلسہ کی کارروائی کو غور سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ہم نے ان باتوں پر عمل کرنا ہے تا کہ اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کر سکیں۔

جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ’’سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔‘‘ یہ فقرہ جو آپ نے فرمایا ’’یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے‘‘ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ معمولی فقرہ نہیں، غور کرنے والا فقرہ ہے کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ ’’اس میں سستی اور غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتیجے پیدا کرتی ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اسکو نہیں سنتے ہیں انکو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جنکی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔‘‘ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 142 تا 143، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ نے یہ ان لوگوں کو تنبیہ فرمائی جو جلسہ میں رہتے ہوئے، جلسہ میں شامل ہونے کے باوجود جلسہ سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ نعرہ تکبیر تو بڑے زور سے لگاتے ہیں، بڑا بلند کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا یہ اعلان اور نعرہ چند لمحوں کے بعد ہی دل و دماغ سے غائب ہو جاتا ہے۔ پس ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ کہیں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق ان لوگوں میں تو شامل نہیں جن کو جلسہ کوئی فائدہ نہیں دے رہا۔

پس جب یہاں جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آئے ہیں تو ہر شامل ہونے والا جلسہ کی تمام کارروائی میں شامل ہو۔ صبر اور تحمل سے بیٹھے اور تمام تقاریر سنے اور جو باتیں بیان ہوئی ہوں ان سے علمی اور عملی فائدہ حاصل کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقاریر سننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کیلئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اُس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔‘‘ صرف مقرر کی جو تقریر ہے، لسّانی ہے اس پر میں راضی نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ ’’میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے۔‘‘ یہی میری طبیعت چاہتی ہے ’’کہ جو کام ہو اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔‘‘ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 398 تا 399، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) ’’مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لَسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزّل ہی کی طرف جاتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔‘‘ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 401، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اخلاص نہیں ہے صرف ظاہری باتیں ہیں مقرروں کی تقریروں کی لسّانیاں ہیں اور سننے والے صرف حظ اٹھا رہے ہیں ان میں اخلاص نہیں ہے۔

پس یہ ہے آپ کی طبعی پسند۔ یہ ہے آپ کی خواہش اپنے ماننے والوں کیلئے کہ وقتی طور پر تقریروں کے اور مقرر کے جوش سے کوئی متاثر نہ ہو بلکہ نفس مضمون کو سمجھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اگر صرف تقریروں کو سننا اور جلسہ گاہ سے باہر آ کر اس کو بھلا دینا ہے تو یہ ترقی نہیں بلکہ تنزل کی طرف لے جانے والی باتیں ہیں اور مسلمانوں کی آجکل جو ذلت اور تنزل کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ بڑے بڑے مقررین کی تقریریں تو سن لیتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ عمل بالکل نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ ہے ہی نہیں۔ اور جس قوم میں عمل نہ ہو وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ دنیا میں آج مسلمانوں کی جو حالت ہے اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ صرف باتیں ہیں اور عمل نہیں۔ اگر عمل ہوتا تو آج یہ حالت نہ ہوتی۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم نے مانا ہے تو اس لئے کہ وہ کمزوریاں جو مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں ان کو دُور کیا جائے ورنہ بے فائدہ ہے۔ ہم ایک طرف تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لے کر آنا ہے دوسری طرف دنیا ہم پر غالب ہو رہی ہو اور جلسہ اور جلسہ پر آنا بھی صرف اس لئے ہو کہ کچھ دوستوں کو مل لیں گے اور کچھ جلسہ سن لیں گے۔ دوستوں کو ملنا بھی اچھی بات ہے لیکن جلسہ کا یہ ایک ضمنی فائدہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے اور ضمنی فائدہ بھی بلا مقصد نہیں ہے بلکہ اس لئے آپ نے فرمایا کہ تعلق اخوّت اور مودّت پیدا ہو۔ احمدیوں کا آپس میں بھائی چارہ اور پیار پیدا ہو۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو اور جماعت کی مضبوطی اور ایک ہونے کا نظارہ ہر جگہ نظر آئے۔

پس یہاں آنے کے اصل مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ جو جلسہ سننا اور ان باتوں پر عمل کرنا ہے ان کو یہاں سنیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ مقصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ کی برکات سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی برکات سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اور اپنے قول اور عمل سے دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانے والے ہوں۔ دنیا ہمیشہ ہر احمدی کیلئے ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہو اور اصل مقصد اور مدّعا دین ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی حقیقت کو جو سمجھ جائے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بن جاتا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بن جاتا ہے یا بن سکتا ہے۔ امن، پیار اور محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنے والا بن سکتا ہے اور اس چیز کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ دنیا میں جو افراتفری ہے اس کو اگر دور کرنا ہے تو صرف اسی صورت میں کہ ہم دنیا کو اپنے خدا کو پہچاننے کی طرف لے کر آئیں، مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف لے کر آئیں اور آج یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو توجہ کرنی چاہئے۔

جلسہ کے لحاظ سے بعض انتظامی باتیں بھی کرنی چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ جگہ جو جلسہ کیلئے لی گئی ہے اس کے ماحول میں خیال رکھیں، نہ انتظامیہ کو کوئی تکلیف ہو، نہ باہر نکلتے ہوئے سڑکوں پر ہمسایوں کو تکلیف ہو۔ اس بات کو بہرحال یقینی بنانا چاہئے۔ غیر مسلموں کو تبھی اسلام کا صحیح پتہ چلے گا جب ان پر یہ اظہار ہو گا کہ احمدی کس طرح ہمسایوں کا بھی خیال رکھنے والے ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں اور باوجود اتنی تعداد ہونے کے کسی قسم کی پریشانی کا باعث نہیں بن رہے۔ بلکہ جلسہ کی انتظامیہ بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھے اور انتظامات کرنے چاہئیں۔ گو یہ تعداد بعض ملکوں کے جلسوں کے لحاظ سے تو معمولی ہے بلکہ بعض جگہ جہاں جماعتیں زیادہ ہیں وہاں تو خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی تعداد بھی اس سے زیادہ ہوتی ہے لیکن اس ملک کے لحاظ سے، یہاں کی تعداد کے لحاظ سے، یہاں کی انتظامیہ کے انتظامات کے لحاظ سے یہ اس وقت کافی بڑی تعداد ہے۔ پھر جلسہ کے دنوں میں جو اصل مقصد ہے دعاؤں کا اس کو بھی سامنے رکھیں۔ درود پڑھتے رہیں۔ ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر کریں۔ نمازوں کے اوقات میں بھی یہاں اگر نمازیں ہو رہی ہیں یا مشن ہاؤس میں نمازیں ہو رہی ہیں تو وقت پر آئیں۔ اور دو دن سے خاص طور پر نوٹ کر رہا ہوں کہ لوگ مشن ہاؤس میں لیٹ آتے ہیں اور پھر جلدی جلدی چل کر جب آتے ہیں تو لکڑی کے فرش کی وجہ سے شور پیدا ہوتا ہے، آواز پیدا ہوتی ہے۔ تو پہلے آ کر بیٹھا کریں تا کہ دوسروں کی نمازیں ڈسٹرب نہ ہوں۔ جلسہ کی تقریروں کو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ غور سے سنیں اور اس کیلئے یہ باقاعدہ انتظام رکھیں کہ جلسہ کے وقت میں ہر پروگرام میں شامل ہونا ہے اور تقریریں سننی ہیں۔ اسی طرح پھر آپ اپنے بچوں کی اور اگلی نسلوں کی تربیت کر سکتے ہیں۔ ان میں یہ احساس پیدا کر سکتے ہیں کہ جلسے کی کیا اہمیت ہے اور ہم نے جلسے کی تقریروں کو سننا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی خاص خیال رکھیں۔ جلسوں میں بھی آپس میں بدمزگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کچھ پرانی رنجشیں لوگوں کی چل رہی ہوتی ہیں اور جب اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ ابھر کے سامنے آ جاتی ہیں اس لئے اس ماحول کو اس لحاظ سے بالکل پاک صاف رکھیں۔ کسی بھی قسم کی کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی طرح بھی ایک دوسرے کیلئے دل آزاری کا باعث بنے اور اس کی وجہ سے پھر لوگوں میں بھی غلط تاثر قائم ہو۔ مجھے نہیں پتہ کہ انتظامیہ نے تعداد کو مدّنظر رکھتے ہوئے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا ہے کہ نہیں۔ بہرحال کیا ہو گا۔ اگر اس میں کوئی کمی بیشی بھی ہو جائے تو صبر کا نمونہ دکھائیں انشاء اللہ تعالیٰ انتظامات ہو جائیں گے۔ انتظامیہ کو تھوڑا سا وقت بھی دیں۔ ان کیلئے تو یہ میرا خیال ہے کافی سالوں کے بعد پہلا موقع ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کیلئے انتظامات کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہرحال ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا سب لوگ ان جلسے کے دنوں میں دعائیں بھی کرتے رہیں۔ نمازوں کی طرف بھی توجہ رکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا بھی اللہ تعالیٰ آپ کو وارث بنائے۔ ......☆......☆......

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل
جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

’’استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے
کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی اور بلجیم میں شرکت کی توفیق دی، دونوں جلسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بابرکت تھے

جرمنی کی جماعت میں اب جلسے کا نظام بہت حد تک منظم ہو چکا ہے، باہر سے مہمان وہاں بھی بہت آتے ہیں، اردگرد کے مشرقی یورپ کے لوگوں کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے بھی جلسہ میں شامل ہونے کیلئے لوگ آتے ہیں، اس سال تو افریقہ کے بعض ممالک سے بھی لوگوں نے وہاں جلسہ میں شرکت کی اور ہمیشہ کی طرح، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جلسہ میں ہوتا ہے، باہر سے آنے والے مہمان آکر اچھا تاثر ہمارے جلسوں سے لیتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں، چنانچہ جرمنی میں بھی بلجیم میں بھی جو لوگ بھی جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا، جماعت کے بارے میں اپنے نیک اچھے تأثرات کا اظہار کیا

جرمنی اور بلجیم کے جلسہ ہائے سالانہ سے متعلق مہمانوں اور شاملین کے نیک تأثرات کا روح پرور تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح

آج سے خدام الاحمدیہ یُو.کے کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے، اس حوالے سے مَیں تمام شامل ہونے والے خدام کو بھی یاددہانی کروا دیتا ہوں کہ اپنے رویّوں کو ایسا رکھیں جو علاقے کے لوگوں پر نیک اثر چھوڑنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے اجتماع کو بھی بابرکت فرمائے

دونوں جلسوں میں کام کرنے والے کارکنان کا بھی میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی خدمت کی، اسی طرح وہاں تمام شامل ہونے والے جو احمدی لوگ تھے ان کو بھی ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے

اسی طرح کارکنان کو بھی شکرگزار رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کا موقع دیا اور آئندہ کیلئے اپنے آپ کو تیار کریں کہ جو کمزوریاں اور کمیاں رہ گئی ہیں ان کے بارے میں خود سوچیں اور دیکھیں کہ ان کو آئندہ سالوں میں کس طرح بہتر کرنا ہے

بعض مہمانوں کے تأثرات پیش کرتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جلسہ کی برکات کا صرف احمدیوں پر اثر نہیں ہوتا بلکہ غیروں پر بھی اثر ہوتا ہے

مکرم سید حسنات احمد صاحب کینیڈا، مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب (مرحوم)

سابق مبلغ ہالینڈ اور انڈونیشیا اور مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 ستمبر 2018ء بمطابق 21 تبوک 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ - اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ -

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ - صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ -

گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی اور بلجیم میں شرکت کی توفیق دی اور جیسا کہ ایم ٹی اے دیکھنے والوں نے دنیا میں بھی دیکھا ہوگا، آپ نے بھی دیکھا ہوگا، دونوں جلسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بابرکت تھے۔ جرمنی میں جماعت بڑی ہے اور پھر سالہا سال سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوتے رہے پھر میں اس میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس لحاظ سے جرمنی کی جماعت میں اب جلسے کا نظام بہت حد تک منظم ہو چکا ہے۔ باہر سے مہمان وہاں بھی بہت آتے ہیں۔ اردگرد کے مشرقی یورپ کے لوگوں کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے بھی جلسہ میں شامل ہونے کیلئے لوگ آتے ہیں۔ اس سال تو افریقہ کے بعض ممالک سے بھی لوگوں نے وہاں جلسہ میں شرکت کی اور ہمیشہ کی طرح، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جلسہ میں ہوتا ہے، باہر سے آنے والے مہمان آکر اچھا تاثر ہمارے جلسوں سے لیتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ جرمنی میں بھی بلجیم میں بھی جو لوگ بھی جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا۔ جماعت کے بارے میں اپنے نیک اچھے تأثرات کا اظہار کیا۔ جلسہ کے انتظامات اور جلسہ کے عمومی ماحول کی بڑی تعریف کی کہ ہمیں یہاں آکر پتہ چلا ہے یا بعض لوگ جو پہلے آچکے ہیں دوبارہ آئے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کے جلسوں سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور آجکل میڈیا جس طرح اسلام کے بارے میں دنیا کو غلط تصویر پیش کرتا ہے جو کہ انتہائی بھیانک تصویر ہے، اسلام کی حقیقی تعلیم اور سچے مسلمان کا عمل اس کے بالکل الٹ ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر یہ لوگ ہر کارکن اور ہر افسر بلکہ ہر احمدی کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں کہ ان کے عمل کیا ہیں۔ تعلیم اگر اچھی بھی ہو لیکن اس تعلیم کو ماننے والوں کے عمل اچھے نہ ہوں تو پھر اس تعلیم کا نیک اثر قائم نہیں ہوتا۔ پس اس لحاظ سے جلسہ کے تمام رضاکار جیسا کہ پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کارکنان اور شاملین ایک خاموش تبلیغ میں حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔ غیر مسلموں کے دماغوں سے اسلام کے بارے میں غلط تأثر اور تحفظات کو دور کر رہے ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں سے نام نہاد علماء نے جو غلط پراپیگنڈا کر کے غلط فہمیاں پیدا کی ہوئی ہیں اسے دور کر رہے ہوتے ہیں۔ لوگ تو ہمیں یہی کہتے ہیں ناں کہ احمدی نعوذ باللہ مسلمان نہیں ہیں، کلمہ نہیں پڑھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے۔ آپ کے خاتم النبیین ہونے پر یقین نہیں رکھتے۔ بلکہ یہاں تک بھی الزام ہے کہ ان کا قرآن کریم بھی علیحدہ ہے۔ لیکن بہت سارے مسلمان بھی جب احمدیوں سے ملیں اور جلسے کے ماحول کو دیکھیں تو یہ تمام غلط تاثرات دور ہو جاتے ہیں اور اس بات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ جرمنی میں آنے والوں مسلمانوں نے بھی اس بات کا اظہار کیا۔ عرب ممالک سے بھی ہندوستان سے بھی پاکستان سے بھی دوسری جگہوں سے بھی۔ اسی طرح یہ شامل ہونے والے کام کرنے والے رضاکاروں کے کاموں کی بھی تعریف کرتے ہیں، ان کے رویّوں کی تعریف کرتے ہیں۔ بلجیم کے جلسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تمام چیزیں دیکھنے میں آئیں اور وہ جلسہ بھی بڑا بابرکت اور کامیاب جلسہ تھا۔ چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود اور اس بات کے باوجود کہ وہاں بلجیم کے افراد جماعت سے زیادہ تعداد میں مہمان شامل ہو گئے تھے، جس کا مَیں نے پہلے ذکر بھی کیا تھا ان کی آخری تقریب میں، انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے سب کام سنبھالے۔ مَیں چودہ سال بعد ان کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اس لحاظ سے ان کو فکر تھی۔ تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کو گھبراہٹ بھی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بڑے اچھے انتظامات کئے۔ وہاں بھی جو غیر مسلم آئے بیشک تھوڑے تھے انہوں نے جلسہ کے انتظامات اور جماعت کے کام کو عمومی طور پر جو جماعت وہاں کر رہی ہے بڑا سراہا اور جماعت کے کاموں اور امن قائم کرنے کی دنیا میں جو کوشش ہے اس کی عمومی تعریف کی۔ پس جماعت جہاں بھی ہو، جہاں کی بھی ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیروں پر اپنا نیک اثر قائم کرتی ہے اور تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہے۔ پس ہر فرد جماعت کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر انہیں اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ ہمارا ہر اجتماع اور ہر جلسہ جس علاقے میں بھی ہو رہا ہو وہاں کے لوگوں پر ایک غیر معمولی اثر ڈالتا ہے۔ آج سے خدام الاحمدیہ یُوکے کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے میں تمام شامل ہونے والے خدام کو بھی یاددہانی کروا دیتا ہوں کہ اپنے رویّوں کو ایسا رکھیں جو علاقے کے لوگوں پر نیک اثر چھوڑنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اجتماع کو بھی بابرکت فرمائے اور موسم کی خرابی کی وجہ سے جو بعض ان کو پریشانیاں اور گھبراہٹ ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی دُور کرے اور سازگار موسم کر دے۔

اب دونوں جلسوں میں کام کرنے والے کارکنان کا بھی میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جرمنی میں بھی، بلجیم میں بھی کہ انہوں نے اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی خدمت کی۔ اسی طرح وہاں تمام شامل ہونے والے جو احمدی لوگ تھے ان کو بھی ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ مختلف طبقوں اور مزاجوں کے لوگ ہوتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ بلجیم میں تو کام کرنے والے کارکنوں کی کمی بھی تھی لیکن اس کے باوجود جیسا کہ میں نے کہا بڑے احسن رنگ میں انہوں نے اس لحاظ سے اپنے کام سرانجام دیئے۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکرگزار رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کا موقع دیا اور آئندہ کیلئے اپنے آپ کو تیار کریں کہ جو کمزوریاں اور کمیاں رہ گئی ہیں ان کے بارے میں خود سوچیں اور دیکھیں کہ ان کو آئندہ سالوں

میں کس طرح بہتر کرنا ہے۔ خاص طور پر انتظامیہ کو، افسران کو، اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ اپنی منصوبہ بندیوں کے جائزے لینے چاہئیں اور تمام کمزوریوں کو ایک لال کتاب جو بنی ہوئی ہے اس میں لکھیں تا کہ آئندہ یہ دہرائی نہ جائیں۔

جرمنی میں کام کرنے والے کارکنان کے بارے میں یہ شکایت آیا کرتی تھی کہ ان کے چہروں پر مسکراہٹ نہیں ہوتی اور اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ ڈیوٹی دیتے ہوئے سخت رویہ ہوتا ہے۔ اس دفعہ عمومی طور پر اس بارے میں ان کی بھی اچھی رپورٹ ہے۔ آئندہ سالوں میں اسے مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ ایک غلطی کی طرف مَیں توجہ دلا دیتا ہوں اور وہ تھی مردانہ جلسہ میں ایک سیشن میں گھر کے حوالے سے ایک نظم پڑھی گئی تھی۔ اس کو پڑھنے کا انداز غلط تھا۔ ہمارا سٹیج کوئی ڈراموں کا سٹیج نہیں ہے جہاں اس انداز میں نظمیں پڑھی جائیں۔ اپنی روایات کو ہمیشہ ہمیں سامنے رکھنا چاہئے اور اس قسم کے انداز نہیں اپنانے چاہئیں جو ہماری روایات سے مختلف ہوں۔ دوسرے جلسہ کے پروگرام بنانے والوں کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ جلسہ کے سیشنز کے دوران جو نظمیں پڑھی جاتی ہیں وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی نظمیں ہوں۔ باقی نظمیں نہ پڑھی جائیں۔ پس اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ میں نے افسر جلسہ سالانہ کو بھی وہاں توجہ دلا دی تھی۔

اس کے بعد اب میں بعض مہمانوں کے تأثرات پیش کرتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جلسہ کی برکات کا صرف احمدیوں پر اثر نہیں ہوتا بلکہ غیروں پر بھی اثر ہوتا ہے۔ بوسنیا سے ایک غیر احمدی مسجد کے امام آئے ہوئے تھے۔ جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ سے قبل ایک تبلیغی نشست میں انہوں نے کہا کہ میں خود جماعت کے بارے میں تحقیق کرنا چاہتا ہوں تا کہ ذاتی علم کی بنا پر جماعت کے بارے میں صحیح رائے قائم کرسکوں۔ یہ بڑے کھلے دل کے امام ہیں۔ اسی بنا پر جلسہ میں شمولیت کی ان کو دعوت بھی دی گئی۔ پھر جلسہ پر کچھ وقت گزارنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کے درمیان کچھ وقت گزارنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تم ہی وہ لوگ ہو جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ صحیح معنوں میں کر رہے ہو۔ جلسہ کی تمام کارروائی کو توجہ اور غور سے دیکھتے رہے۔ جلسہ کے بعد ان کو وفد کے باقی ممبران کے ساتھ جامعہ احمدیہ جرمنی بھی دکھایا گیا۔ انہوں نے جامعہ دیکھنے کے بعد کہا کہ افسوس کہ مسلمان دین اور دنیا کی تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ مگر ایک طرف جہاں جلسہ کے دوران میں نے دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے دنیاوی علمی میدان میں نمایاں کام حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو سندات دیں اور احباب جماعت میں دنیاوی علم میں آگے بڑھنے کی روح کو فروغ دے رہے تھے۔ دوسری طرف جامعہ کی سیر کے بعد اس بات کا بھی ادراک ہو گیا کہ جماعت احمدیہ خلافت کی اقتدا میں کس طرح دینی علم کی اشاعت کے لئے منظم طریق پر کوشش کر رہی ہے اور کس قدر شاندار توازن کے ساتھ اس میدان میں آگے بڑھ رہی ہے اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی ساکھ کو واپس لانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ اور اس کے بعد وہ مجھے بھی ملے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ’براہین احمدیہ‘ اور ’تذکرۃ‘ پڑھنا چاہتا ہوں۔ مَیں نے کہا تذکرۃ پڑھنے کی بجائے آپ ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ اور ’دعوۃ الامیر‘ Invitation to Ahmadiyyat‘ پڑھیں۔ اس سے آپ کو زیادہ تعارف حاصل ہوگا جماعت کے بارے میں بھی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے بارے میں بھی، حالات کے بارے میں بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم و عرفان کے بارے میں بھی، اللہ تعالیٰ کی آپ کے ساتھ تائیدات کے بارے میں بھی۔

پھر بوسنین وفد میں ایک خاتون معمرہ صاحبہ تھیں۔ کہتی ہیں کہ میں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی اور خلیفہ وقت سے ملاقات کی جلسہ کے ایام کس قدر سرعت سے گزر گئے ہمیں پتہ ہی نہیں لگا۔ کاش یہ ایام اور بھی لمبے ہو جاتے۔ میری خواہش ہے کہ ہر جلسہ میں شرکت کروں۔

ایک کمزور بینائی رکھنے والے مونٹی نیگرو سے تعلق رکھنے والے ایک شخص تھے۔ کہتے ہیں کہ میں کمزور بینائی رکھنے والا شخص ہوں مگر اس جلسہ میں شامل ہو کر میں نے سب کچھ دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس جلسہ سے روح کو سیراب کر کے واپس جا رہا ہوں۔ میں جس ملک یا علاقے سے تعلق رکھتا ہوں وہاں دین اور مذہب سے لوگ بہت دور ہیں۔ اور روحانیت کیا چیز ہے؟ اس کی ہمیں کوئی خبر نہیں ہے۔ مگر جلسہ کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ خدا موجود ہے اور اس کی برکتیں یہاں امن اور سلامتی اور اطمینان قلب کی شکل میں نازل ہو رہی ہیں جس سے میں نے بھی حصہ لیا ہے۔

اس سال جلسہ جرمنی پر بلغاریہ کے 56 رکنی وفد نے شرکت کی۔ اس میں 31 غیر از جماعت مہمان تھے۔ ان کی مجھ سے ملاقات بھی ہوئی۔ وفد میں شامل ایک خاتون کریلکا (Kirilka) صاحبہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں کئی پروگراموں میں شامل ہوئی ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے جلسہ میں روحانی ماحول تھا۔ بہت پُرسکون ماحول تھا جو ابرہتی زندگی تک سکون کا سامان ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ہمارے لئے احترام اور محبت تھی۔ ان کی آنکھوں سے ان کے ایمان کا اندازہ ہوتا تھا کہ کیسے نیک لوگ ہیں۔ خلیفہ وقت کی تقاریر نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ میں تقریر کے دوران روتی رہی اور مجھے ایسا لگتا تھا کہ اب میری نئی زندگی شروع ہو رہی ہے۔ میں کوشش کروں گی کہ اب باقی زندگی ان باتوں کی روشنی میں گزاروں۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کا مجھے موقع دیا۔ تو یہ لوگ جو احمدیت کو جانتے بھی نہیں یہ لوگ بھی یہاں آ کے اس ماحول سے اثر لیتے ہیں۔ ان کیلئے بھی یہ جلسہ بابرکت ہو جاتا ہے۔

ایک عیسائی خاتون کریسی میرا (Kracimira) صاحبہ کہتی ہیں مَیں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ جلسے میں شامل ہوئی ہوں۔ مَیں نے ایسی منظم مہمان نوازی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ والدین کا احترام، بچوں کی تربیت کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے اسے اب زندگی کا حصہ بناؤں گی۔ مرد حضرات جس طرح خواتین کا احترام کر رہے تھے یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی۔ عیسائیت میں عورتوں کیلئے اتنا عزت اور احترام میں نے نہیں دیکھا اور شکریہ کے ساتھ آپ کیلئے دعا گو ہوں۔ پس یہ مردوں کیلئے بھی ایک سبق ہے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں، ہمیشہ عورت کا یہ احترام ان کے دلوں میں رہنا چاہئے اس تعلیم کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔

ایک دوست مسلمان تھے محمد یوسف صاحب۔ جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں مَیں پہلی بار اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ جو باتیں جماعت کے خلاف سنی تھیں جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب میرا دل ہر لحاظ سے صاف ہو گیا ہے۔ سب طرف بھلائی اور قرآن و حدیث کی تعلیم تھی اور محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کی تقریروں کے دوران بڑا سکون ملا۔ جلسہ کے دوران ہی میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں بھی احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔ میری کافی ذاتی مشکلات تھیں لیکن جب میں جلسہ میں شامل ہوا تو میری مشکلات خود بخود دور ہونا شروع ہو گئیں۔ اب میں جماعت کے پیغام کو آگے پھیلاؤں گا۔

پھر لیٹویا (Latvia) سے آنے والے وفد کے تاثرات ہیں۔ لیٹویا سے ایک میڈیکل کے سٹوڈنٹ آئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہوا کہ یہ جلسہ ان تمام لوگوں کا اجتماع ہے جو کہ مضبوط ایمان اور مطمئن روحوں کے مالک اور بھائی چارے والے پُرامن لوگ ہیں۔ میرے لئے یہ بات باعث حیرت تھی کہ کس طرح ہر کوئی محویت کے ساتھ تقاریر سننے اور اپنے کام میں مگن تھا اور اسی طرح بڑا اعزاز تھا کہ خلیفہ وقت سے بھی ملاقات میری ہوئی۔ انہوں نے جرمنی میں مہاجرین کے بارے میں اور اسلام کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں پائے جانے والے خوف کے متعلق بات کی اور اس بات پہ مجھے خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ دنیا میں امن اور بھائی چارے کا پیغام دے رہی ہے اور جرمن معاشرے میں دوستانہ ہمسائیگی اور خدمت پر زور دے رہی ہے۔

لیٹویا میں ایک غیر احمدی پاکستانی ماسٹرز کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں گزشتہ ماہ ہی سٹڈی ویزا پر پاکستان سے لیٹویا آیا ہوں۔ مجھے بھی جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی جو کہ شش و پنج کے بعد میں نے قبول کر لی۔ جب میں جلسہ گاہ پہنچا تو وہاں انتظامیہ کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوا کیونکہ وہاں بہت زیادہ لوگ تھے۔ انتظامیہ بڑی خوبصورتی اور سمجھداری سے سب کو سنبھال رہی تھی۔ جلسہ گاہ میں بہت سارے لوگ تھے جن میں کافی سارے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے غیر مسلم مہمان تھے اور ان سب کو اس کے لئے دعوت دی گئی تھی تا کہ وہ دین اسلام کا آ کر خود مشاہدہ کریں۔ میں نے اتنا پیار، محبت، عزت، احترام اور مہمان نوازی کبھی اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی جتنی میں نے وہاں دیکھی اور مجھے یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ اس سے تمام غیر مسلموں پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ دین اسلام کی طرف آنے کی ضرور کوشش کریں گے۔ میں کیونکہ احمدی نہیں ہوں اس لئے میرے دل میں بھی کچھ غلط فہمیاں تھیں جو ہر دوسرے فرقے والے مسلمانوں کے دل میں ہوتی ہیں۔ وہاں جب میں نے تقاریر سنیں اور وہاں پر لکھے ہوئے کلمات دیکھے اور نماز بھی پڑھی تو مجھے کوئی فرق نہیں لگا۔ یہی سب کچھ ہم بھی کرتے ہیں اور یہی سب کچھ احمدی بھی کر رہے ہیں۔ ان کا کلمہ بھی وہی ہے۔ نماز بھی وہی ہے۔ قرآن بھی وہی ہے۔ سب سے زیادہ قابل غور بات ختم نبوت تھی جس پر میں اب سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ غور و فکر کروں کہ کیا میں اپنے فرقے کو سچا کہوں یا احمدی فرقے کو۔ سب سے بڑا فائدہ مجھے جلسے پر آنے کا یہی ہوا ہے کہ میں نے احمدی لوگوں میں بیٹھ کر سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے اور اب میں اپنے طور پر اچھی طرح دیکھوں گا کہ اسلام اصل میں کیا ہے اور ختم نبوت کیا ہے۔ مجھے خلیفہ وقت کی تقریر بہت پسند آئی خاص کر آخری دن والی۔ یہ چار دن میری زندگی کے بہت اچھے دن تھے۔ کہتے ہیں باقی مسلمان صرف باتیں کرتے ہیں اور نفرتیں پھیلاتے ہیں لیکن یہاں میں نے صرف محبت، عزت اور احترام دیکھا۔ میرے ساتھ کچھ غیر مسلم دوست بھی تھے۔ وہ مسلمانوں کے اس رویّے سے، اس عزت و احترام سے جو احمدیہ جماعت نے ان کو دیا بہت متاثر تھے۔ انتظامی ٹیم خواہ وہ کوئی بھی تھی ہر کسی نے بہت پیار محبت اور عزت و احترام سے بات کی اور گائیڈ کیا اور اتنے بڑے جلسہ کو اتنی خوبصورتی سے Manage کیا اور میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پھر یونیورسٹی آف ایگریکلچر لیٹویا کے ایک سری لنکن لیکچرر جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں سچی بات یہ ہے کہ جب میں نے اس میں شمولیت کا فیصلہ کیا تو مجھے تھوڑا خوف تھا کہیں اس تقریب پر کوئی دہشتگردی کا حملہ نہ ہو جائے۔ مگر جب میں نے اس جلسہ کی سیکیورٹی دیکھی تو میں نے محسوس کیا کوئی بھی اس پروگرام کو یا اس میں شریک کسی بھی فرد کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بہرحال یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ خود انتظام کر رہا ہوتا ہے ہماری سیکیورٹی کیا ہونی ہے۔

بہرحال کہتے ہیں میں اس پورے پروگرام کی سیکیورٹی کو بہت appreciate کرتا ہوں۔ باوجود اس کے کہ میرے بہت سے سری لنکن مسلمان دوست ہیں مگر ایک بدھ گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے یہ بدھ مت کے پیرو ہیں۔ مذہب اسلام کے بارے میں کوئی خاص علم نہیں تھا۔ جلسہ نے مجھے حقیقی اسلام کے بارے میں تعلیم دی ہے اور دوسرے اسلامی گروپوں کے بارے میں بتایا ہے۔ اسی طرح احمدیہ فرقہ اور دوسرے گروپوں کے درمیان فرق واضح کیا ہے۔ اس تقریب سے جو بہترین چیز میں نے اخذ کی ہے وہ یہ ہے کہ احمدیہ جماعت ایک محبت کرنے والی جماعت ہے۔ میں اس کو بہت زیادہ سراہنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی جماعت کی انتظامی صلاحیت کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکا اور یہ چیز واضح اشارہ دے رہی ہے کہ آپ لوگ دنیا کی درست سمت میں رہنمائی کر سکتے ہیں۔

لیٹویا سے ایک طالبہ گلوریہ صاحبہ پہلی مرتبہ آئیں اور کسی بھی اسلامی پروگرام میں پہلی دفعہ شرکت کی۔ کہتی ہیں مجھے سب کچھ بہت اچھا لگا کھانا پینا ہر چیز۔ لوگ بہت خوش اخلاق تھے۔ ڈیوٹی پر مامور لجنہ ہمیشہ مسکرا کر ملتی تھیں۔ لوگوں کو لجنہ سے ہی زیادہ شکایت تھی۔ یہ کہتی ہیں کہ ہمیشہ لجنہ مسکرا کر ملتی تھیں اور مجھے یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ سب چھوٹے بڑے ماحول کو صاف رکھنے میں کوشاں تھے۔ مجھے یہ بھی چیز اچھی لگی۔ میں نے اپنے آپ کو آرام دہ محسوس کیا۔ مجھے وہ نظارہ اچھی طرح یاد ہے جب میری نظر سکرین پر پڑی اور میں نے دیکھا کہ مردانہ مارکی میں سب لوگوں نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ یہ بیعت کا ذکر کر رہی ہیں۔ اس کانفرنس میں شامل ہو کر اسلام کے بارے میں میرے خیالات بالکل تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ابھی بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس دنیا کی بھلائی چاہتے ہیں۔

لیٹویا کے وفد میں شامل ایک اور لڑکی انستیسیا (Anastasia) صاحبہ ہیں۔ جو غیر مسلموں سے وہاں میں علیحدہ ایک خطاب کرتا ہوں اس کے بارے میں یہ کہتی ہیں کہ یہ مجھے بڑا پسند آیا۔ جو باتیں انہوں نے کیں بالکل درست تھیں۔ اور پھر کہتی ہیں کہ یہ خطاب سننے کیلئے کیونکہ عورتیں مرد ایک جگہ ہوتے ہیں، کوئی ہزار کے قریب مہمان تھے یہ مختلف قوموں کے۔ جرمن خاص طور پر چار سو پانچ سو کے قریب۔ کہتی ہیں اس خطاب کیلئے میں مردانہ جلسہ گاہ میں آئی تھی اور باقی وقت میں نے لجنہ کی مارکی میں گزارا ہے۔ مردوں کے درمیان بیٹھے مجھے شرم آ رہی تھی اور مجھے عجیب لگ رہا تھا کہ میرے سر پر دوپٹہ نہیں ہے۔ پس یہ بات ان لڑکیوں میں بھی اعتماد پیدا کرنے والی ہونی چاہئے جو یہ کہتی ہیں کہ یہاں آ کے ہمیں شرم آتی ہے کہ یا دوپٹہ اتار دیں یا سکارف اتار دیں۔ یہ عیسائی آ کے اس بات پہ شرمندہ ہو رہی ہے کہ میں مردوں میں کیوں بیٹھی اور بغیر دوپٹے کے بیٹھی۔

کوسووو سے ایک وکیل صاحب اپنے تاثرات بیان کرتے ہیں کہ جلسہ کے نظام کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہر کوئی خلافت کی اطاعت میں سرگرداں اپنا کام کر رہا ہے۔ یہ تمام اطاعت اس وجود کی محبت تھی جو خلیفہ وقت کی شکل میں جماعت احمدیہ کو نصیب ہے۔ اور مجھے کہتے ہیں خلیفہ وقت سے ملاقات کا موقع ملا۔ جماعت کا ہر فرد ایک لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ کوسووو میں بھی اس طرح کے اجتماع وغیرہ ہوتے ہیں لیکن اس جلسہ میں شامل ہو کر ایک الگ ہی کیفیت انسان پر طاری

ہوتی ہے کہ ہر رنگ و نسل کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہیں اور ہر ایک کی ضرورت کے مطابق ان کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ یہ وکیل احمدی نہیں ہیں۔

کوسووو کے وفد میں ایک فزکس کے پروفیسر تھے آربر (Arber) صاحب وہ کہتے ہیں کہ یہ بات میرے لئے ناقابل یقین تھی کہ اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا اور ان کی ضروریات کا پورا کیا جانا ممکن ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر تمام انتظامات کو بغور دیکھا کہ کس طرح ہر ایک چیز ایک نظام کے ساتھ چل رہی ہے اور ضروریات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ ہر ایک کام کیلئے ایک خادم مقرر تھا۔ لنگر میں جانے کا مجھے اتفاق ہوا۔ وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ وہ پچھلے بائیس سال سے پیاز چھیلنے کیلئے کام کر رہا ہے اور پچھلے بائیس سال سے اس کے پاس ایک ہی چھری ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ چھری بائیس سال سے میں نے اس لئے رکھی ہوئی ہے کہ خلیفۃ المسیح الرابع نے یہ چھری استعمال کی تھی اور اس پہ ہاتھ لگایا تھا۔ تو اس لحاظ سے اس کا ان پہ بڑا اچھا اثر ہوا ہے۔

جارجیا سے اڑتیس افراد پر مشتمل وفد جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوا۔ دو پادری صاحبان تھے۔ دو مفتی صاحبان تھے۔ شیعہ و سنی لیڈر تھے اور دیگر تیس غیر احمدی افراد تھے۔ اس وفد میں ایک غیر احمدی مسجد کے امام جمبول (Jambul) صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جارجیا کی مسجد کا امام ہوں اور میں احمدیہ جماعت کی دعوت پر جرمنی آیا ہوں۔ میں نے اسلام کے بارے میں بہت سی نئی باتیں سیکھی ہیں جو میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ اور پھر میرے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کا ایک جملہ مجھے یاد رہے گا کہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم انسانیت کی مدد کریں۔ اسلام کا مذہب صرف اور صرف امن کا مذہب ہے۔ یہاں آ کر ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم معلوم ہوئی۔

اور ایک اور خاتون ہیں لیکو (Lako) صاحبہ۔ وہ کہتی ہیں جلسہ کے انتظامات کی وجہ سے ہر کارکن کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ پھر ایک اور ہیں ارما (Irma) صاحبہ یہ کہتی ہیں کہ آج عورتوں کے پروگرام میں شامل ہوئی ہوں اور مجھے حیرت تھی کہ عورتیں تمام پروگرام کیسے Manage کریں گی۔ یہ بہت حیران کُن تھا کہ سیکیورٹی چیک بھی عورتیں خود کر رہی تھیں اور مجھے یہ سب کچھ بہت اچھا لگا۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں۔ اور پھر یہ کہتی ہیں مَیں نے عورتوں کا پروگرام بھی آج دیکھا اور یہ بڑی حیرت کی بات تھی کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کا کتنا خیال رکھا جاتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ خلیفہ وقت اپنے ہاتھوں سے تعلیمی ایوارڈ عورتوں کو بھی دے رہے تھے۔

پھر جارجیا سے ایک اور صاحب بیان کرتے ہیں یہ بھی مسلمان ہیں کہ ایک مسلمان تنظیم کا چیئر مین ہوں۔ اس جلسہ میں شمولیت ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز تھا۔ میں نے یہاں پر روحانیت اور بھائی چارے کا مشاہدہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا موقع تھا کہ ہم یہاں آئے اور مستفیض ہوئے۔

ایک اور دوست تھے محمد اکبر صاحب۔ یہ کہتے ہیں کہ بچپن سے سن رہے ہیں کہ کوئی مہدی آئے گا جو دنیا کو تبدیل کرے گا اور ہم اسی کے انتظار میں رہے۔ اب پہلی مرتبہ میں سن رہا ہوں کہ وہ مہدی جس کے ہم منتظر تھے وہ گزر بھی گیا اور اب اس کے خلفاء کا سلسلہ جاری ہے۔ مَیں اب جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کروں گا اور مجھے امید ہے کہ مجھے اطمینان حاصل ہوگا۔

پھر بشپ صاحب ہیں وہ یہاں بھی آئے تھے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اس جلسہ کو دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے۔ وہی نیلے لباس میں جو بشپ صاحب تھے۔

ہنگری سے ایک پروٹسنٹ چرچ کے پادری جلسے پہ آئے تھے۔ یہ مذہبی کاموں کے علاوہ فلاحی کاموں میں بھی بڑے متحرک ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں تو عیسائی ہوں مگر آپ کے جلسہ پر جا کر مجھے ایمانی تازگی ملتی ہے اور میں تازہ دم ہو کر لوٹتا ہوں۔ یہ چارجنگ (Charging) سارا سال کے کام میں میری مددگار رہتی ہے۔ پہلے بھی آ چکے ہیں۔ کہتے ہیں چارج ہو کر جاتا ہوں پھر سارا سال میرے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔ مربی صاحب کہتے ہیں موصوف کی وجہ سے نہ صرف ان کے گاؤں بلکہ ان کے تمام حلقہ احباب میں واقفیت ہوئی ہے اور جماعت کا پیغام پہنچانے کے ان کے ذریعہ سے بھی نئے رستے وہاں کھل رہے ہیں۔

ہنگری سے ایک صاحب وارگا (Varga) صاحب ریفیوجی کیمپ کے دفتر میں کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ ایسا موقع ہے جیسا کہ انسان کسی عظیم الشان چیز کو دیکھے تو حیرانگی کے ساتھ ساتھ اندر سے کپکپی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جب آپ لوگ نعرے لگاتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ ابھی امام حکم دے گا اور آپ لبیک کہتے ہوئے کچھ کر گزریں گے جیسا کہ حکم کے منتظر بیٹھے ہیں۔ شروع شروع میں تو مجھے بڑا خوف محسوس ہوا۔ ہنگری میں ایسا مجمع تو دور کی بات سو لوگ بھی ہوں تو ایک گھنٹے میں ہی کوئی لڑائی ہو جاتی ہے لیکن ہزاروں افراد کا ایسا پُرامن مجمع میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

ہنگری سے ایک ریفیوجی کیمپ کے مالی امور کی نگرانی کرنے والی ایلونہ (Illona) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ انہوں نے جلسہ کے انتظامات وغیرہ دیکھنے کے بعد سوال کیا کہ جلسہ کا اتنا زیادہ خرچ کس طرح چلایا جاتا ہے؟ ان کو جماعتی خدمت اور چندوں کے نظام کا بتایا گیا۔ اس بات پہ بڑی حیران ہوئیں۔ پھر کہتی ہیں کہ جلسہ ایک ایسی تقریب ہے جو انسان کو اندر سے دھو کر ہلکا پھلکا بنا دیتا ہے۔ اب یہ احمدی نہیں، مسلمان نہیں، کہہ رہی ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہو کر لگتا ہے انسان اندر سے دھل گیا اور بڑا ہلکا پھلکا ہو گیا۔ جیسے شروع میں بچے کو نہانے سے خوف آتا ہے مگر وہ اس کیلئے نہایت ضروری ہوتا ہے ایسا ہی حال انسان کا جلسہ دیکھ کر ہوتا ہے۔ تو یہ میں نے کہا ناں کہ جلسہ غیروں پر بھی بڑا اثر ڈال رہا ہوتا ہے۔

ہنگری کے وفد میں یمن سے تعلق رکھنے والی ایک میڈیکل ڈاکٹر وفا صاحبہ ہیں۔ جلسہ میں شامل ہوئیں تو یہ بڑی پُرجوش تھیں۔ دوسرے دن لجنہ سے جو خطاب تھا انہوں نے خواتین کی مارکی میں سنا۔ اس کے بعد مہمانوں سے جو میرا خطاب تھا وہ مردانہ ہال میں آ کر سنا تو کہنے لگی کہ میں لجنہ مارکی میں ہی خوش تھی مجھے واپس لجنہ کی طرف چھوڑنے کا انتظام کر دیں۔ جامعہ کے وزٹ کے دوران بڑے شوق سے لائبریری دیکھی، بنیادی اسلامی کتب دیکھیں۔ باہر آ کر کہنے لگی کہ ہر آیت برموقع اور برمحل ہے اور ساتھ ہی جامعہ کی عمارت پر تحریر آیت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ دیکھیں کیسے بالکل صحیح جگہ پر لکھی ہوئی ہے۔ وہ آیت ہے۔ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔

پھر مقدونیہ کا وفد کا ہے۔ جرمنی کے جلسہ میں مقدونیہ کے تراسی (83) افراد نے شرکت کی اور پچاس افراد ایک بس کے ذریعہ دو ہزار کلومیٹر کا سفر چونتیس گھنٹوں میں طے کر کے آئے جبکہ دیگر افراد دوسرے ذرائع استعمال کر کے شامل ہوئے۔ ان شامل ہونے والوں میں اکیس (21) احمدی تھے۔ انتیس (29) غیر احمدی مسلمان تھے۔ چودہ (14) عیسائی تھے۔ ان مہمانوں میں ایک بڑے شہر کے میئر بھی تھے۔ چار ٹی وی چینل کے چھ صحافی بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کے تینوں دن جلسہ کے مناظر کی ریکارڈنگ کی۔ مختلف مہمانوں کے انٹرویو لئے اور انہوں نے کہا ہے اپنے اپنے ٹیلی ویژن کے لئے وہ ڈاکیومنٹری تیار کریں گے۔ جلسہ میں تین مسلمان پروفیسر بھی شامل ہوئے جو آپس میں دوست ہیں۔ ان میں سے ایک پروفیسر جو آئی ٹی کے پروفیسر ہیں جن کا نام جلادینی (Djeladini) صاحب ہے کہتے ہیں مَیں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور مقدونیہ میں احمدی افراد کا ممنون ہوں جن کی دعوت پر میں جلسہ میں شامل ہوا۔ اس جگہ پر صحیح اسلامی تعلیمات کا ظہور ہو رہا تھا۔ اگرچہ اس سے قبل میں نے جماعت احمدیہ اور ان کے خلفاء کے بارے میں پڑھ اور سن رکھا تھا اور بہت سی باتیں جماعت کے خلاف سنی تھیں لیکن یہاں آ کر ان سب کا جواب مل گیا۔ میں نے جماعت کے خلیفہ کو دیکھا۔ ان کی باتیں سنیں۔ ان سے بہت علم حاصل کیا۔ جو باتیں جماعت کے خلیفہ نے بیان کیں ان سے بہت زیادہ متاثر ہوں۔ پھر کہتے ہیں کہ خلیفہ کی باتیں سن کر میرا پختہ ایمان ہے کہ تمام دنیا کے افراد اس پیغام اور راستے کو اختیار کر لیں گے جو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے شروع ہوا ہے۔ میری طرف سے آپ کو سلام اور امن ملے۔

لتھوینیا سے پچاس افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ ان میں چالیس غیر از جماعت دوست تھے اور دس احمدی احباب تھے۔ ایک صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ کے دوران ایسا محسوس ہوا جیسے میں جماعت کا ہی حصہ ہوں۔ یہ جلسہ ہمیں برابری، محبت اور دوسروں کی خدمت کرنے کا سبق دیتا ہے جس کا عملی مظاہرہ اس جلسہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

لتھوینیا سے تعلق رکھنے والے ایک جیرونی ماس (Jaronimas) صاحب ہیں وہ کہتے ہیں مَیں ایک مصنف ہوں اور یہاں اسلام کے بارے میں سیکھنے آیا ہوں۔ خدا کی وحدانیت کا درس جس انداز میں خلیفہ نے دیا ہے اس نے مجھ پہ بہت اثر کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا صرف عبادت ہی نہ کی جائے بلکہ خدا کو خوش کرنا مقصود ہونا چاہئے۔ اس بات نے میرا دل جیت لیا ہے۔ مَیں واپس جا کر جماعت کے بارے میں اخباروں میں کالم بھی لکھوں گا اور اپنے میگزین کا ایک پورا شمارہ صرف اس جماعت کے بارے میں شائع کروں گا۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ ایسا کرنے سے مجھے مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن میں حق کا ساتھ دینا چاہتا ہوں۔ میرا دل یہاں آ کر نہایت خوش اور مطمئن ہوا ہے اور میں آپ سب کیلئے اور جماعت کے لئے بہت نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

تاجکستان سے ایک غیر از جماعت صاحب تھے رحیم صاحب۔ یہ سیاستدان بھی ہیں۔ یہ کہتے ہیں مجھے جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقع ملا اور جماعت احمدیہ کو نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا۔ تمام کارکنان کا جذبہ میرے لئے مثال ہے کہ کس طرح دن رات کام ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے ملاقات میں مجھے میرے ذہن میں ابھرنے والے بہت سے سوالات کا جواب مل گیا ہے اور ان کے پاس بیٹھ کے لگتا ہے کہ آج وحدت اس جماعت کے پاس ہے۔ مسلمانوں کے آج کے دور میں حالات کے متعلق میرے سوال کا بہت جامع جواب دیا اور میں قائل ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ مستقبل میں تمام امت مسلمہ کو جمع کر سکتی ہے۔ مجھے یہ جماعت بہت سنجیدہ لگتی ہے۔ میں اس جلسہ اور خلیفہ کے ساتھ خوشگوار ملاقات کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

تاجکستان کی ایک یونیورسٹی کی لیکچرر ہیں وہ کہتی ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ کا جلسہ اور انتظام دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مہمان نوازی اور تعاون کی مثال میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ جماعت احمدیہ کو یہاں بہت آزادی ہے اور خلیفہ وقت کا لجنہ سے خطاب آج کے مسائل کا حقیقی حل ہے۔ کاش ساری دنیا اس پر عمل کر سکے۔ مجھے امام جماعت سے ملاقات کا بھی موقع ملا۔ ان کو صحافت اور عصر حاضر کے مسائل پر کافی معلومات ہیں۔ میں ملاقات سے قبل یہی سمجھتی تھی کہ آپ صرف ایک دینی شخصیت ہیں لیکن جب میں نے باتیں کیں کافی معلومات ملیں اور انہوں نے یہ بالکل درست کہا ہے کہ دنیا میں میڈیا فساد کو پھیلانے میں شامل ہے۔ اگر میڈیا چاہے تو امن میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ میری نیک خواہشات جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ہیں۔

سینیگال کے ایک بڑے شہر امبور کے میئر بھی آئے تھے جو کہ سینیگال کے بڑے فرقہ ’مرید‘ کے خلیفہ کے نمائندے کی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہوئے تھے وہاں انہوں نے سٹیج پہ مجھے ایک تحفہ بھی دیا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے خلیفہ کی بھی بیعت کی ہے لیکن یہاں پر بیعت کا جو نظارہ دیکھا ہے وہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جب یہ بات بیان کر رہے تھے تو بڑے جذباتی ہو گئے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو آنے لگے۔ کہنے لگے کہ ہمارا بھی ایک خلیفہ ہے مگر خلافت سے اتنی محبت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ ایسا نظارہ نہ کبھی پہلے دیکھا ہے اور نہ کبھی ایسے خلافت کی محبت دیکھی ہے۔ آج مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ کس طرح صحابہ جان فدا کرتے تھے۔ جو میں نے لوگوں کے دلوں کا جذبہ دیکھا ہے جو محبت دیکھی ہے مجھے یوں لگا کہ ایک ہی اشارہ اگر خلیفہ کریں تو کوئی ایسا بندہ نہیں ہوگا جو کام سے پیچھے ہٹے۔ اتنی محبت اور اطاعت میں نے دیکھی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہمارا بھی تین دن کا جلسہ ہوتا ہے۔ جب ہمارا خلیفہ آتا ہے تو کوئی بندہ خاموشی سے نہیں بیٹھا ہوتا مگر یہاں جب خلیفہ آتا ہے تو سارے خاموش ہو کر صرف اور صرف خلیفہ کی باتیں سننے کے لئے تیار بیٹھے ہوتے ہیں۔ یہ میں نے نہ کسی دنیاوی اور نہ کسی دینی لیڈر کے ماننے والوں میں دیکھا ہے۔

جلسہ کے موقع پر تیسرے روز جو بیعت ہوئی تھی اس میں وہاں جو نئے بیعت کرنے والے 42 افراد تھے۔ انہوں نے بیعت کی اور ان کا تعلق سترہ مختلف قوموں سے تھا۔

البانیہ سے آنے والے ایک دوست برک صاحب کہتے ہیں میں احمدیت کا شدید مخالف تھا۔ میرا بھائی اور میرا دوست احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ میں ہر ممکن کوشش کرتا تھا کہ میرے بھائی کو احمدیت سے نفرت ہو جائے۔ بالآخر ہمارے درمیان یہ طے ہوا کہ دونوں دعا کرتے ہیں جو سچا ہوگا وہ جیت جائے گا۔ تو کہتے ہیں مسلسل دعا کے بعد میرا جی چاہنے لگا کہ پہلے اپنی آنکھوں سے جا کر جلسہ سالانہ اور خلیفہ وقت کو دیکھوں تا کہ جو بھی فیصلہ کروں وہ نامکمل علم کی بنیاد پر نہ ہو۔ چنانچہ گزشتہ سال میں جلسہ میں شامل ہوا تو مجھے کچھ اطمینان ہوا مگر پھر بھی کچھ بے چینی تھی۔ چنانچہ فیصلہ کن وقت آ گیا اور مجھے خلیفہ وقت کا چہرہ دکھائی دیا اور جب میری نظر پڑی تو اسی وقت میری ساری دشمنی بغض نفرت اور سارے شکوک دل سے نکل گئے۔ اب میرے پاس انکار کی گنجائش نہ تھی۔ چنانچہ جلسہ سے واپس آ کر میں نے بیعت فارم پُر کر دیا۔ اب اس دفعہ میں آیا ہوں اور بیعت کرنے کی توفیق پائی ہے۔ اور پھر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران مجھے ایک اور مشکل یہ پیش آئی کہ میری منگیتر احمدی نہیں ہونا چاہتی تھی۔ چنانچہ کوشش کر کے اسے اپنے ساتھ یہاں لے کر آیا ہوں۔ میری منگیتر نے جب خلیفہ وقت کا لجنہ میں خطاب سنا تو اسی وقت اس نے احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ میری منگیتر نے کہا جس جماعت کے پاس اس قدر شفیق اور محبت کرنے والا خلیفہ ہو اسے ایک وجود سے ساری برکتیں مل گئی ہیں جو باقی مسلمانوں کے پاس نہیں

ہیں۔اب ہم جلدی ہی بطور احمدی شادی کریں گے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کی میڈیا کوریج کی رپورٹ یہ ہے۔انٹرنیشنل میڈیا میں رائٹرز ورلڈ، یورپین نیوز ایجنسی، میسی ڈونیا ٹی وی کے تین جرنلسٹ، لتھوینیا، اسرائیل اور بعض آن لائن اخبارات کے نمائندگان شامل ہوئے۔نیشنل لیول پر جرمنی کے چار ٹی وی سٹیشن اور دو پرنٹ میڈیا اور ایک ریڈیو کے نمائندے موجود تھے۔اس کے علاوہ نیشنل نیوز ایجنسی کے نمائندے بھی شامل تھے۔لوکل لیول پر دو ٹی وی چینل، دو ریڈیو سٹیشن، دو پرنٹ میڈیا اور ایک اخبار کے نمائندے شامل تھے۔مجموعی طور پر جرمنی میں جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں کی کوریج ہوئی ہے۔رپورٹ کے مطابق چار ٹی وی چینلز، دو ریڈیو چینل اور چھیالیس اخبارات اور دیگر میڈیا کے ذریعہ چھ کروڑ اٹھائیس لاکھ ستاون ہزار افراد تک پیغام پہنچا ہے۔اس کے علاوہ بھی مزید آرٹیکلز آ رہے ہیں۔

میڈیا کوریج جلسہ سالانہ بلجیم۔ یہاں بھی بعض تاثرات تھے جو صحیح طرح ابھی اکٹھے نہیں کئے جا سکے۔بعد میں ماجد صاحب کی رپورٹ میں آ جائیں گے۔لیکن بہرحال جو میڈیا کوریج ہے بیلجین ٹی وی چینل اور تین اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں جن کے ذریعہ دو ملین افراد تک پیغام پہنچا۔بیلجین ٹی وی اور اخباروں میں جلسہ کے حوالے سے خبریں نشر ہوئیں تو دِلبیک جہاں جلسہ ہو رہا تھا۔چھوٹا تو نہیں ایک درمیانہ قصبہ ہے چھیالیس ہزار آبادی ہے اس کی۔ بلکہ اب تو شہر بن رہا ہے۔اس میں پچھلے دس بارہ سالوں میں کافی وسعت ہوگئی ہے۔بعض لوگوں نے فون کر کے حیرت کا اظہار کیا کہ دلبیک میں چار ہزار مسلمان جمع ہوئے اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلا۔ان کے نزدیک چار ہزار مسلمان جہاں اکٹھے ہو جائیں تو وہاں ضرور فتنہ اور فساد ہونا چاہئے تھا یا ہنگامہ ہونا چاہئے تھا۔لیکن کہتے ہیں کہ چار ہزار مسلمان جمع ہوئے اور ہمیں پتہ نہیں چلا۔ ہمیں اس اجتماع سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی قسم کا شور ہم نے سنا۔

پھر ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ افریقہ کے جو مختلف ممالک ہیں ان کے ٹی وی چینلز نے پروگرام دیئے۔ ریویو آف ریلیجنز نے آن لائن ایک نیا پروگرام شروع کیا ہوا ہے اس کے ذریعہ سے تقریباً دو ملین (1.98 ملین) لوگوں تک جلسہ کی کارروائی پہنچی۔لوگوں کے تو تاثرات بے شمار ہیں۔اخبار اور میڈیا کی خبروں کی تفصیلیں بھی ایسی ہیں جن سے اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش ہوتی ہے اور دنیا کو پتہ چل رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے دیرپا اور نیک اثرات قائم فرماتا چلا جائے۔

نماز کے بعد مَیں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ جو ہے وہ سید حسنات احمد صاحب (کینیڈا) کا ہے۔ 27/اگست کو 92 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی اور سیدہ قریشہ طاہر صاحبہ المعروف بیگم شفیع کے بیٹے تھے۔سلسلہ کا درد رکھنے والے نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔آپ ان ابتدائی لوگوں میں سے تھے جو ستّر کی دہائی میں کینیڈا آئے۔جنہوں نے کینیڈین میڈیا میں اور وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر جماعت کو متعارف کروایا۔ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کے خلاف آواز بلند کی اور تمام اقلیتوں کے حقوق کے لئے تادم آخر کوشاں رہے۔آپ ہیومن رائٹس اینڈ ریس ریلیشن سینٹر کے بانی تھے۔نیو کینیڈا اخبار کے پبلشر اور چیف ایڈیٹر تھے۔متعدد کتب کے مصنف تھے۔1982ء میں آپ نے کینیڈین ٹی وی راجرز چینل پر بغیر اجرت جماعت کے پروگرام پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور دنیا بھر میں سب سے پہلی دفعہ 12/دسمبر 1982ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تصاویر اور اسلام اور احمدیت کے پروگرام کینیڈین ٹی وی پر پیش کرنے کی توفیق پائی۔86-85ء میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ایڈیٹر رہے۔انسانی حقوق کی خدمات کے طور پر حکومت کینیڈا نے ان کے نام کا ڈاک ٹکٹ مع تصویر جاری کیا۔حکومت کینیڈا اور مختلف تنظیموں نے انہیں بہت سے انعامات اعزازات اور ایوارڈز دیئے۔کینیڈا کی جماعت میں تین مرتبہ نیشنل سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔1988ء میں آپ نے کینیڈا میں پناہ لینے والے احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے ایک پندرہ روزہ اخبار نیو کینیڈا شائع کرنا شروع کیا جس کے اداریوں کے ذریعہ حکومت سے کینیڈا میں نئے آنے والوں کے حقوق منوانے کی توفیق پاتے رہے۔اس اخبار میں احمدیت کے عقائد اور احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے ایک نڈر صحافی کا کردار ادا کیا۔اسی طرح انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا تعارف بھی لکھا اور اس کو compile کیا وہ بھی ان کی ایک بہت علمی کاوش ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے مغفرت کا سلوک اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ مبارکہ شوکت صاحبہ کا ہے جو حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ اور انڈونیشیا کی اہلیہ تھیں۔ 8/ستمبر کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔محترم بابو عبداللطیف صاحب کی بیٹی تھیں۔ان کی شادی 1940ء میں حافظ قدرت اللہ صاحب کے ساتھ ہوئی جو واقف زندگی اور سلسلہ کے ابتدائی مبلغین میں سے تھے۔ان کا یہ ساتھ 53 سال جاری رہا۔تقریباً 20 سال کا عرصہ وہ ہے جبکہ حافظ صاحب کے میدان جہاد میں ہونے کی وجہ سے، تبلیغ کے میدان میں ہونے کی وجہ سے، ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ اکیلے ہی ادا کیا۔ پرانے مبلغین کی بیویوں نے بھی بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ پندرہ بیس سال تک اپنے خاوندوں سے علیحدہ رہی ہیں۔ بہت نیک اور بزرگ دعا گو عبادت گزار خاتون تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے والی، ضرورت مند کی ہر ممکن مدد کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔تہجد کا اہتمام کرنے والی، خدمت دین کے کاموں میں بھرپور شرکت کرنے والی، خلافت سے مضبوط اور اعلیٰ تعلق تھا۔قتلان (Catalan) زبان میں جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے ترجمہ قرآن کا سارا خرچ اپنی طرف سے، حافظ صاحب اور فیملی کی طرف سے پیش کرنے کی توفیق پائی۔انڈونیشیا میں ایک مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ بھی فیملی کی طرف سے ادا کرنے کی سعادت پائی۔ان کے پسماندگان میں ایک بیٹا عزیز اللہ صاحب ہیں۔تین بیٹیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ یہ عطاء المجیب راشد صاحب کی ممانی تھیں۔

اور تیسرا جنازہ چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا کا ہے جو 16/ستمبر کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا چوہدری محمد خان صاحب نمبردار موضع گل منج ضلع گورداسپور کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1890ء میں نوجوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ چوہدری محمد خان صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ آپ کو احمدیت کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ذاتی طور پر دیا تھا۔ یہ قادیان گئے۔ وہاں نماز عصر کا وقت جا رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ نماز پڑھ لیتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کے لئے گئے تو وہاں نماز ختم ہو چکی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر آ رہے تھے۔سلام کیا۔ یہ لوگ نماز پڑھنے لگ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہیں بیٹھ گئے اور جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو ان کو پوچھا کہ آپ لوگوں کو میرا پیغام پہنچا ہے۔انہوں نے کہا نہیں۔کوئی اعلان وغیرہ نہیں پہنچا۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گئے۔ کہتے ہیں وہاں الماری میں لٹریچر پڑا ہوا تھا۔انہوں نے کہا تمہارے گاؤں میں جتنے پڑھے لکھے لوگ ہیں ان کیلئے لے جاؤ۔تو یہ کہتے ہیں کہ پڑھے لکھے لوگ تو تین چار تھے میں نے چودہ پندرہ کی تعداد میں وہ لٹریچر اٹھالیا۔ جو آپ کے دعوے کا بھی اعلان تھا میں لے گیا۔اس کے بعد اس کو پڑھا۔اس سے بڑا متاثر ہوا۔اور پھر سیکھواں گاؤں جو تھا وہاں کے حضرت میاں جمال دین صاحب اور حضرت میاں خیر دین صاحب رہا کرتے تھے وہ ان کے واقف تھے۔تو یہ لوگ لٹریچر پڑھنے کے بعد ان کے پاس لے گئے۔انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے تو مان لیا ہے تم لوگ قبول کرلو۔ چنانچہ چوہدری محمد خان صاحب سیکھواں سے سیدھے قادیان چلے گئے۔ قادیان پہنچ کر آپ نے بیعت کی درخواست کی جو منظور ہوئی اور اس طرح پھر بیعت کر کے آپ جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ بیعت کے بعد کہتے ہیں کہ ایک روز چوہدری محمد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں دبا رہے تھے تو انہوں نے جھجکتے ہوئے عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس سے میری دین و دنیا سنور جائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا وظیفہ یہی ہے کہ نماز سنوار کر ادا کیا کرو۔استغفار کثرت سے پڑھا کرو۔بعد میں پھر ایک مرتبہ اسی طرح پاؤں دباتے ہوئے آپ نے دوبارہ عرض کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ چنانچہ آپ عمر بھر اس پر عمل پیرا رہے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی یہ روایت لکھی ہوئی ہے۔ یہ پہلی باتیں تو ان کے دادا کی بتائی تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے تھیں۔مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب کے بارے میں یہ ہے کہ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں جہاں بھی رہے جماعتی خدمات بجا لاتے رہے جن میں یہ صدر ممبر سٹینڈنگ کمیٹی برائے صد سالہ جوبلی بھی رہے ہیں۔خدام الاحمدیہ کی مرکزی شوریٰ کی دستور کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیصل آباد بھی رہے۔فنانشل سیکرٹری مرکزی احمدیہ انجنیئرنگ ایسوسی ایشن بھی رہے۔صدر حلقہ سول لائن لاہور اور تربیلا بھی رہے۔بن غازی لیبیا کے امیر جماعت بھی رہے۔انصاراللہ آسٹریلیا کے صدر بھی رہے۔نائب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا بھی رہے اور محمود بنگالی صاحب کی وفات کے بعد کچھ عرصہ کے لئے ان کو قائمقام امیر جماعت آسٹریلیا بھی مَیں نے مقرر کیا تھا۔اس کی بھی انہوں نے بڑے احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے ان کا غیر معمولی وفا اور اطاعت کا تعلق تھا۔ بیشمار اَور بھی ان کی خدمات ہیں بہرحال بھرپور زندگی انہوں نے گزاری۔ بڑے علمی آدمی تھے۔ جماعت کے جرائد اور رسائل میں ان کے مضامین بھی چھپتے رہے ہیں۔ لیکن انتہائی سادہ مزاج تھے۔ ہر وقت مسکراتے رہنے والے صلح جُو انسان تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔اور آپ کے بڑے بیٹے محمد عمر خالد صاحب تو یہیں یُوکے میں ہی ہیں، مارڈن کے صدر حلقہ ہیں۔چھوٹے بیٹے احمد عمر خالد آسٹریلیا میں نیشنل سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔باقی ان کی بیٹیاں بھی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی سب اولاد کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں
وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں
ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ ؐ نے فرمایا کہ
جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔"

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 263)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (ستمبر 2018)

حضور انور نے لجنہ میں جو خطاب فرمایا وہ آج کے مسائل کا حقیقی حل ہے، کاش ساری دنیا اس پر عمل کر سکے

● جلسہ نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ حضور نے جو امن اور محبت کا پیغام دیا ہے ہم اس کو آگے پہنچائیں گے۔ حضور نے عزّت و احترام اور امن بھائی چارہ کا درس دیا ہے۔ اسی کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ جلسہ میں اتنی بڑی تعداد اور ڈسپلن کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ (سینگال کے ایک بڑے شہر امبور کے میئر اور فرقہ مرید کے خلیفہ کے نمائندہ الحاجی فالو سلا صاحب)

● حضور انور کی شخصیت بہت پُر نور ہے، حضور کو دیکھ کر اور جماعت احمدیہ کے افراد کو دیکھ کر پتا چلا ہے کہ آج وحدت صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہی ہے۔ حضور انور کو سیاسی امور اور دنیا کے حالات پر عبور حاصل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ مستقبل میں تمام امت مسلمہ کو جمع کر سکتی ہے، مجھے یہ جماعت اپنے مقصد میں بہت سنجیدہ لگتی ہے۔ میں اس جلسہ کو اور حضور انور کی خوشگوار ملاقات کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ (تاجکستان کے ایک مہمان اور سیاستدان مرزا رحیم صاحب)

● میں جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوئی ہوں، مہمان نوازی اور تعاون کی یہ مثال میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ حضور انور نے لجنہ میں جو خطاب فرمایا وہ آج کے مسائل کا حقیقی حل ہے۔ کاش ساری دنیا اس پر عمل کر سکے۔ حضور انور کو صحافت اور آج کے میڈیا کے مسائل پر کافی عبور حاصل ہے۔ میں ملاقات سے قبل یہ سمجھتی تھی کہ حضور صرف ایک روحانی شخصیت ہیں۔ لیکن ملاقات میں پتا چلا کہ حضور کو روحانی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف مسائل کے بارہ میں معلومات ہیں اور حضور ان کا حل جانتے ہیں۔

(ایک مہمان خاتون لیکچرار، دل افروز رستموہ صاحبہ)

● سب انتظامات قابل رشک تھے، یہ سب خلافت کی برکات ہیں۔ حجاب کے بارہ میں حضور انور کا مفصل جواب بہت اچھا لگا۔ مجھے لگتا ہے کہ حضور انور کو اس زمانے کی عورتوں کے حقوق کی بہت فکر ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو حضور انور کی قیادت میں عورتوں کے حقوق اسلامی تعلیم کی روشنی میں اجاگر کر رہی ہے۔ حضور انور عورت کو باپردہ کر کے معاشرہ کو اور آئندہ نسل کو محفوظ کر رہے ہیں۔ (عزت امان صاحب صدر جماعت تاجکستان)

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کے ایمان افروز تأثرات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

مورخہ 6 ستمبر 2018 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ کالسروئے کیلئے روانگی تھی۔ سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دُعا کروائی اور یہاں سے کالسروئے کیلئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے کالسروئے شہر کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے K.MESSE کہلاتی ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا covered حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے اور ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں 18000 سے زائد لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ان چاروں ہال سے ملحق مجموعی طور پر 128 بیوت الخلاء ہیں اور بہت سے چھوٹے ہال بھی ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ ہے۔

دو گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سات بجکر پندرہ منٹ پر جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جلسہ گاہ پہنچنے سے چند کلومیٹر پہلے پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو اسکارٹ کیا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو امیر صاحب جرمنی، افسر جلسہ سالانہ محمد الیاس مجوکہ صاحب، افسر جلسہ گاہ حافظ مظفر عمران صاحب، افسر خدمت خلق حسنات احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کیلئے اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

معائنہ انتظامات

7 بجکر 35 منٹ پر جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔ نائب افسران جلسہ سالانہ ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت انکے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔ سب سے پہلے حضور انور نے سکیننگ سسٹم کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں mta انٹرنیشنل شعبہ پروگرامنگ اور ایڈیٹنگ میں تشریف لے گئے اور منتظمین سے بعض امور سے متعلق دریافت فرمایا۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مین ہال سے باہر لگی ہوئی مارکی میں قائم شعبہ ٹرانسلیشن میں تشریف لے گئے جہاں مختلف زبانوں میں جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں اور تقاریر کے لائیو ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں ٹرانسلیشن کے اٹھارہ کیبن لگائے گئے تھے۔ بارہ سے تیرہ زبانوں میں جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں کا ترجمہ کا انتظام تھا۔ اسکے علاوہ جلسہ گاہ مستورات کے خصوصی سیشن کیلئے مزید پانچ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس طرح مجموعی طور پر 18 زبانوں کے ترجمہ کا انتظام یہاں موجود تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اُس سٹور کے پاس تشریف لے گئے جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گوشت کی کٹائی کا جائزہ لیا۔ گوشت کی کٹائی مشینوں کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ حضور انور کی ہدایت پر کارکنان نے گوشت کاٹ کر دکھایا۔ اس گوشت کو ایک معین ٹمپریچر پر محفوظ کرنے کیلئے ایک کنٹینر نما فریزر حاصل کیا گیا ہے جس میں ٹنوں کے حساب سے گوشت رکھا جا سکتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور کھانا پکانے کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا۔ چاول کے علاوہ آلو گوشت کا سالن اور دال پکی ہوئی تھی اور ساتھ وہ نان بھی رکھے گئے تھے جو مہمانوں کو دیئے جانے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت آلو گوشت اور دال سے چند لقمے لے کر تناول فرمائے اور اس بات کا جائزہ لیا کہ دونوں سالن صحیح پکے ہوئے ہیں یا نہیں۔ حضور انور نے کھانے کے معیار کے بارہ میں منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کیلئے ان کی ضرورت اور مزاج کے مطابق علیحدہ کھانا تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا بھی جائزہ لیا۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کیلئے کیک کے مختلف حصے کئے اور ایک ٹکڑا تناول فرمایا۔ بعد ازاں لنگر خانہ کے کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ دس گیارہ سال سے لگائی جا رہی ہے اور وقتاً فوقتاً اس میں بہتری لائی جاتی رہی ہے۔ یہ مشین احمدی انجینئرز نے مل کر خود تیار کی ہے۔ آغاز میں یہ صورت تھی کہ مشین پر دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا۔ لیکن گزشتہ سال سے اس میں یہ بہتری لائی گئی ہے کہ اب یہ بٹن نہیں دبانا پڑتا بلکہ جونہی دیگ صفائی کیلئے رکھی جاتی ہے خود بخود آٹومیٹک فنکشن شروع ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جسکی وجہ سے خود بخود فنکشن شروع ہو جاتا ہے اور دیگ دُھلنے کا پراسز مکمل ہونے کے بعد خود بخود دیگ باہر آ جاتی ہے۔

حضور انور نے معائنہ کے دوران متعلقہ انچارج سے دریافت فرمایا کہ اس مشین میں مزید کوئی اضافہ کیا گیا ہے۔ جس پر انچارج صاحب نے عرض کیا کہ کوئی اضافہ نہیں ہے ویسے کی ویسے ہی ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ میں تشریف لے آئے اور خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ راستہ کے دونوں اطراف جرمنی کی مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آنے والی فیملیاں اپنے اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ حضور انور ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے انکے سلام کا جواب دیتے اور بعض سے حضور انور نے انکے خیموں کے حوالہ سے گفتگو بھی فرمائی۔ مختلف اطراف سے احباب مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصہ پرائیویٹ کاروان کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ ان خیمہ جات اور کاروان کے ارد گرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن، کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جا سکتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کے لیے تشریف لے گئے۔ امسال پہلی مرتبہ لجنہ کے لیے کھانا کھانے کا انتظام اور ان کے بازار کا انتظام بیرونی کھلے ایریا میں مارکیز لگا

کر کیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں موجودہ ہالز میں ان کے جلسہ گاہ کیلئے وسیع جگہ مہیا ہو گئی۔ حضور انور نے لجنہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

لجنہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم.ٹی.اے سٹوڈیوز اور دیگر متعلقہ انتظامات کا معائنہ فرمایا اور بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اسی احاطہ میں جہاں ایم.ٹی.اے اسٹوڈیوز، کتب کے اسٹور اور بک سٹال نیز جلسہ سالانہ کے مختلف دفاتر عارضی طور پر مارکیز لگا کر قائم کیے گئے ہیں، وہاں ایک بڑی مارکی لگا کر جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لیے اس کو جلسہ گاہ کا حصہ بنایا گیا تھا اور جن لوگوں کو ہال میں جگہ نہ مل سکے وہ اس مارکی میں بیٹھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر افسر صاحب جلسہ سالانہ نے اس مارکی کے حوالہ سے تفصیل بتائی اور بتایا کہ یہاں باقاعدہ ٹیلیویژن رکھ دیئے گئے ہیں تاکہ وہ احباب جو یہاں مارکی میں ہوں جلسہ کی کارروائی دیکھ سکیں۔ اس مارکی کے ارد گرد بھی خالی جگہیں ہیں بوقت ضرورت وہ بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کے سٹور اور سٹال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں مختلف میزوں اور سٹینڈز پر بڑی ترتیب کے ساتھ کتب رکھی گئی تھیں تاکہ کتب حاصل کرنے والے احباب بآسانی اپنی مطلوبہ کتب حاصل کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری اشاعت سے دریافت فرمایا کہ کیا حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہستی باری تعالیٰ کے دس دلائل کا جرمن ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ ابھی اس کتاب کا ترجمہ نہیں ہوا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس کتاب کا ترجمہ کروا کر شائع کریں۔ بعد ازاں حضور انور اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں شعبہ جائداد، شعبہ تعمیر سو مساجد، شعبہ اجراء کارڈ گرین ایریا، شعبہ تعلیم، شعبہ وصیت، شعبہ رشتہ ناطہ، شعبہ وقف نو، احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئر ایسوسی ایشن، ہیومینٹی فرسٹ، شعبہ آڈیو، شعبہ وصایا وغیرہ کے دفاتر قائم کیے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ہیومینٹی فرسٹ کا معائنہ فرمایا۔ افریقہ میں استعمال کرنے کیلئے یہاں GRAVITY LIGHT کا ایک نمونہ رکھا گیا تھا۔ حضور انور نے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے چیئر مین ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب نے اسے آن کر کے دکھایا۔ یہ لائیٹ کسی چیز کے ساتھ لٹکائی جاتی ہے۔ ایک طرف سے ایک زنجیر کھینچتے ہیں اور زنجیر کے دوسری طرف کا حصہ اوپر چلا جاتا ہے اور 20 منٹ کے عرصہ میں واپس نیچے آتا ہے تو اس دوران 20 منٹ تک یہ لائٹ جلتی رہتی ہے۔ 20 منٹ گزرنے کے بعد پھر زنجیر کھینچ دیں تو اس طرح جتنا عرصہ چاہیں اس لائٹ کو ON رکھا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ پُرانے زمانہ میں ہوا دینے کے لیے اسطرح پنکھا بنایا ہوتا تھا کہ دونوں پاؤں سے ڈور ہلا کر اس کو چلاتے رہتے تھے۔ اب آپ نے جس طرح یہ لائٹ تیار کی ہے اس طرح کوئی ایسا پنکھا بھی بنائیں جو اس طرح مہیا کردہ انرجی سے چلے۔

ہیومینٹی فرسٹ والوں نے ایک ایمرجنسی کٹ تیار کی ہے جس میں تمام ایسا بنیادی سامان مہیا ہے جس سے ایک انسان دو ہفتہ کے لیے سروائیو کر سکتا ہے۔ اس کٹ میں کھانے پینے کا سامان، رات سونے کے لیے بستر، ٹارچ، چھوٹا ریڈیو، اسطرح بنیادی ضرورت کا سامان موجود ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت باقاعدہ رقم ادا کر کے یہ کٹ بھی خریدی اور اس کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ نے جو مختلف اشیا تیار کی ہوئی تھیں ان کا ایک ایک سیمپل خریدا۔

یہاں معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ تمام ناظمین اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔ افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے علاوہ نائب افسران کی تعداد 13 ہے ناظمین کی تعداد 71 ہے۔ نائب ناظمین کی تعداد 186 ہے جب کہ منتظمین کی تعداد 339 ہے اور معاونین کی تعداد 5856 ہے۔ دو صد اطفال اس کے علاوہ ہیں۔ اس طرح مجموعی طور پر 6769 مرد حضرات اور بچے ڈیوٹی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم انیق احمد صاحب نے کی اور بعد ازاں اس کا اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور برموقع معائنہ کارکنان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ کی تیاری کیلئے گزشتہ کئی دنوں سے یہاں کام ہو رہا ہے۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کی اور باقی شعبوں کی بھی جو رپورٹس مجھے ملی ہیں اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پاکستان سے جو نئے لوگ آنے والے ہیں، انہوں نے بھی جلسہ کی تیاری کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا اور بے لوث ہو کر انہوں نے بڑی خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ جو پہلے کام کرنے والے ہیں وہ تو ساتھ کام کر ہی رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اہلیت کو بھی بڑھائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک جلسہ کے انتظامات کا تعلق ہے ہر سال کچھ نہ کچھ بہتری اس میں ہوتی ہے۔ گزشتہ سال کی کمیوں کی طرف نظر رکھی جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس سال بھی جو انتظامات کیے گئے ہیں ان میں بہتری کی طرف توجہ دی گئی ہوگی۔ اور اب تک جو میں نے دیکھا ہے تو میرا خیال ہے کہ بہتری کی کوشش کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سال ایک بات کی شکایت لوگوں کی طرف سے آرہی ہے اور اس شعبہ کے کارکنان کو خاص طور پر اس کو دیکھنا ہوگا کہ پہلے میں خطبہ جمعہ کے بعد نماز پڑھنے کیلئے اوپر کی منزل پر آخری کونے میں جایا کرتا تھا اب وہاں نہیں جاؤں گا بلکہ یہاں اسی ہال میں نماز پڑھاؤں گا۔ اس کے لیے انتظامیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ باہر ایک مارکی لگائی گئی ہے جس میں overflow نماز پڑھے گا۔ ان کا خیال ہے کہ سارا over flow اس میں آجائے گا لیکن جو مجھے لکھنے والے ہیں ان کا خیال ہے کہ یہ جگہ تنگ پڑ جائے گی۔ بہر حال، جگہ کا تنگ پڑنا ایک لحاظ سے تو اچھا ہے لیکن انتظامیہ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس وجہ سے کسی قسم کی بدانتظامی نہ ہو۔ اگر وہ جگہ تھوڑی ہے تو اس کے متبادل انتظام پہلے سے ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ وقت پر فوری طور پر انتظام کیا جائے۔ اس لئے اس شعبہ میں کام کرنے والے کارکن، جیسا کہ میں نے کہا اور ان کے نگران اور ان کے افسر اور ناظم پہلے اس بات پر غور کر لیں اور یہ انتظام رکھیں تاکہ وقت پر کسی قسم کا panic نہ ہو اور rush نہ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتظامات میں اور خاص طور پر عورتوں میں Toilets وغیرہ کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی اس سال اس میں بہتری ہونی چاہئے اور زیادہ تعداد ہونی چاہئے۔ عورتوں کی ضروریات ہیں اور انکے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں تو اس طرح انکی ضروریات بہر حال مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں، اس طرف بھی انتظامیہ کو توجہ دینی چاہئے۔ جو افسران ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ جو سکیم بنانے والے ہیں ان کو بھی توجہ دینی چاہئے۔ اگر نہیں ہے تو یہ سوچیں کہ 12 گھنٹے میں یا 24 گھنٹے میں کیا انتظام ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو اصل چیز کام کرنے والے کارکنان کی ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ اب کام کے لحاظ سے تو ہر شعبہ میں کارکنان تربیت یافتہ ہو گئے ہیں، چاہے وہ کھانا پکوانے کا شعبہ ہے یا کھانا کھلانے کا شعبہ ہے، پارکنگ کا شعبہ ہے، سکیورٹی کا شعبہ ہے، یہاں جلسہ گاہ کے اندر جو انتظامات ہیں ان کے شعبے ہیں، باقی دوسرے مختلف شعبہ جات ہیں، مردوں میں بھی عورتوں میں بھی، پلاننگ کے لحاظ سے تو بہت اچھا ہے۔ لیکن پلاننگ اُس وقت کام کرتی ہے یا لوگوں کی تسلی اُس وقت ہوتی ہے جب کام کرنے والے بھی عمدہ رنگ میں اپنے کام کو سرانجام دے رہے ہوں اور ہمارے لئے سب سے بہتر جو ایک خاص خصوصیت ہر ایک کارکن اور رضا کار میں ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ اس نے جب بھی اور جو بھی کام کرنا ہے ہنستے اور مسکراتے چہرہ کے ساتھ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے عموماً یہاں سے بہت سی شکایات آتی ہیں۔ یو.کے میں بھی جلسہ بڑے وسیع پیمانے پر ہوتا ہے، وہاں شکایات آتی ہیں مگر کم۔ یہاں زیادہ شکایات ہیں اور خاص طور پر عورتوں کی طرف سے بہت شکایات ہیں کہ کھانا کھلانے پر جو ڈیوٹی دینے والی لڑکیاں ہیں ان کے رویے خاص طور پر بڑی عمر کی عورتوں کے ساتھ اور بچوں والی عورتوں کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ جو چاہے مہمان کہے آپ لوگ جو کارکن ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے رضا کارانہ طور پر پیش کیا ہے آپ کا یہ کام ہے کہ ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ یہ کام کریں چاہے جو مرضی بُرا بھلا آپ کو کہتا ہے۔ اگر اب یہ شکایات آئیں صدر صاحبہ لجنہ بھی نوٹ کر لیں اور ان کی ناظمات بھی نوٹ کر لیں کہ نہ ناظمات کی طرف سے نہ کارکنات کی طرف سے اس قسم کی کوئی شکایت نہیں آنی چاہئے کہ کسی نے کسی کو بد اخلاقی سے جواب دیا، روکھے پن سے جواب دیا، مسکراتے چہرے کے ساتھ جواب نہیں دیا۔ ایسی شکایات جو بھی ہونگی، جس کے بارہ میں بھی ہو گی آئندہ سے پھر اس کی ڈیوٹی نہ لگائیں۔ اسی طرح کارکنان بھی خاص خیال رکھیں کہ کوئی شکایت نہیں آنی چاہئے۔ خاص طور پر جو شعبہ جات ہیں، سکیورٹی میں بہر حال بعض دفعہ سنجیدگی اختیار کرنی پڑتی ہے، چیک کرنا پڑتا ہے، لیکن اخلاق کے دائرہ میں رہ کر چیک کریں نہ کہ اپنے آپ کو بھی اخلاق سے گرالیں۔ اسی طرح کھانا کھلانے کا معاملہ ہے، پارکنگ ہے، traffic control ہے، ہر جگہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہونے چاہئیں اور مسکراتے چہروں کے ساتھ کام سرانجام دینے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جو عمومی رپورٹیں مجھے آئیں، مختلف مہمانوں کی طرف سے بھی اور یو.کے میں رہنے والوں کی طرف سے بھی کہ یو.کے کے جلسہ سالانہ میں کارکنان نے اور کارکنات نے مسکراتے چہروں کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے اور یہ طرّہ امتیاز جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا ہے۔ صرف ایک ملک کے خدام کا یا کارکنان کا نہیں۔ اس لئے آپ لوگ یاد رکھیں کہ یہ جو الزام جرمنی کے رضا کاروں پر کچھ سالوں سے لگ رہا ہے اور مجھے مستقل شکایات آرہی ہیں، یہ اس سال نہ لگے کہ کسی بھی کارکن لڑکی نے یا عورت نے یا مرد نے یا لڑکے نے کسی بھی قسم کی بداخلاقی کی یا صحیح طرح سے جواب نہیں دیا، یا صحیح رہنمائی نہیں کی یا روکھے پن کا مظاہرہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے تو مسکراتے چہروں کے ساتھ کریں اور اگر طبیعت کے لحاظ سے یہ نہیں کر سکتے تو ڈیوٹی سے معذرت کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور پہلے سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آپ لوگوں کی جو ڈیوٹیاں ہیں وہ ایسی ہوں کہ ہر کوئی آپ کی تعریف کرنے والا ہو اور سب سے بڑھ کہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہماری خدمت قبول ہو۔ اب دعا کر لیں۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور کا خطاب 8 بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائش کا معائنہ فرمایا۔ اس تبلیغی نمائش کے ایک حصہ میں اسلام اور قرآن کریم کو نمایاں کیا گیا تھا۔ اسلام کے

کلامُ الامام

’’جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے‘‘

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 194)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

حوالہ سے مختلف عناوین پر مشتمل 12 بینرز لگائے گئے تھے۔ اسلام کی تاریخ واقعہ فیل سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک Touch Screen پر ہے۔ نمائش میں قرآن کریم کے 57 تراجم رکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جرمن کتب کا ایک سٹینڈ تھا اور ایک سٹینڈ فری جرمن لٹریچر کا بھی تھا۔ بعض تاریخی ڈاکیومنٹس بھی اس نمائش میں پیش کئے گئے۔ ریویو آف ریلیجنز اور القلم پراجیکٹ بھی نمائش کا حصہ تھا۔ 1923 سے لے کر 1960 تک جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ بھی پیش کی گئی۔ اس نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جلسہ گاہ کے اندر ہی ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 7 ستمبر 2018 (بروز جمعہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 43ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کیلئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان واقع ایک کھلے لان میں تشریف لے آئے۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ mta انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے لائیو نشریات صبح سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں لائیو نشر ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر 20 ستمبر 2018 کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ 3 بجے تک جاری رہا۔ یہ خطبہ جمعہ mta انٹرنیشنل پر لائیو نشر ہوا اور درج ذیل سات زبانوں میں رواں ترجمہ ہوا۔ انگریزی، فرنچ، جرمن، عربی، بنگلہ، انڈونیشین، سواحیلی، اس کے علاوہ درج ذیل سات زبانوں میں بھی حضور انور کے خطبہ جمعہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ بوزنین، سپینش، بلغارین، فارسی، رشین، ترکش اور البانین۔ ان زبانوں کے جاننے والے لوگوں نے جلسہ گاہ میں براہ راست یہ ترجمہ سنا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

ریڈیو FM87.9 پر بھی حضور انور کا خطبہ لائیو نشر ہوا۔ اس ریڈیو کی رینج پانچ کلومیٹر ہے۔ جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام بھی اس ریڈیو کے ذریعہ نشر ہوئے۔ اس کے علاوہ دوسری سہولت App کی بھی ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات اُردو اور جرمن زبان میں Jalsa Radio App میں بھی سنی گئیں۔ نیز جس کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت نہیں اس کیلئے اس اَیپ میں یہ سہولت موجود ہے کہ وہ فون کے ذریعہ نمبر ملا کر جلسہ کی نشریات اپنے فون پر بھی سن سکتا ہے۔

جلسہ سالانہ کی پریس کوریج

جلسہ سالانہ کی کوریج کیلئے پریس کی ایک بڑی تعداد جلسہ گاہ میں موجود تھی۔

انٹرنیشنل میڈیا

Reuters World نیوز ایجنسی
Epa-European press photo agency نیوز ایجنسی
Congo TV
TV Kanal 8 Kocani میسی ڈونین ٹی وی چینل
TV Malesnet میسی ڈونین ٹی وی چینل
TV Iris Stip میسی ڈونین ٹی وی چینل
TV Nova 12 Gevgelija میسی ڈونین ٹی وی چینل
Alislam.MK Macedonia
Kars Komentaras Lithuania
Israel Hayom Online
Ruptly World Online

نیشنل میڈیا

Welt پرنٹ میڈیا
ZDF ٹی وی چینل
RTL ٹی.وی چینل
CURISMON پرنٹ میڈیا آن لائن
Evangelischer Pressedients (EPD) نیوز ایجنسی
DPA Karlsruhe
Deutsche Welle (Samstag) ریڈیو چینل
SWR National ARD ٹی.وی چینل

لوکل میڈیا

Badische Neuste Nachrichten
Baden TV
Online KA.News
SWR Horfunk (Studio Karlsruhe) ٹی.وی چینل
SWR Aktuell (Studio Karlsruhe) ریڈیو چینل
Bayrischer Rundfunk (Montag) ریڈیو چینل

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز جمعہ وعصر پڑھانے کے بعد جلسہ گاہ سے اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس آرہے تھے تو حضور انور کی رہائش گاہ سے باہر پریس اور میڈیا کے نمائندگان اور جرنلسٹ حضور انور کی آمد کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر بنائیں اور حضور انور کی آمد کو ریکارڈ کیا اور اس کو اپنی کوریج کا حصہ بنایا۔

اجتماعی ملاقات

آج شام سینیگال، تاجکستان، لتھوانیا اور افریقن ممالک سے آنے والے وفود اور مہمانوں کی اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 7:30 بجے ملاقات ہال میں تشریف لائے اور سب سے پہلے ملک سنگاپور سے آنے والی ایک فیملی نے ملاقات کی سعادت پائی اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں سینیگال سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ سینیگال سے جلسہ جرمنی پر دو مہمان آئے تھے ان میں سے ایک الحاجی فالوسِلّا صاحب تھے۔ موصوف سینیگال کے ایک بڑے شہر امبور کے میئر ہیں اور فرقہ مرید کے خلیفہ کے نمائندہ کے طور پر آئے تھے۔ دوسرے مہمان Mortall صاحب تھے۔ موصوف وہاں ایک این جی او MADEFS کے صدر ہیں اور صدر مملکت سینیگال کے قریبی ساتھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعارف حاصل کرنے کے بعد مہمانوں سے دریافت فرمایا کہ آپکو جلسہ کیسا لگا۔ اس پر موصوف الحاجی فالوسیلا صاحب نے عرض کیا کہ ہمیں جلسہ بہت اچھا لگا۔ مَیں جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ جلسہ نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ مَیں نے حضور کا خطبہ جمعہ سنا ہے اور حضور کی اقتدا میں نماز پڑھی ہے۔ حضور نے جو امن اور محبت کا پیغام دیا ہے ہم اس کو آگے پہنچائیں گے۔ حضور نے عزّت و احترام اور امن بھائی چارہ کا درس دیا ہے۔ اسی کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ جلسہ میں اتنی بڑی تعداد اور ڈسپلن کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔

الحاجی فالوسیلا صاحب نے بتایا کہ ہم نے جماعت کو شہر کے وسط میں 700 مربع میٹر زمین مسجد کی تعمیر کیلئے دی ہے۔ یہ زمین خلیفہ مرید کی ملکیت ہے انہوں نے جماعت احمدیہ کے ساتھ بھائی چارہ اور اخلاص کے اظہار کے طور پر یہ زمین تحفہ میں دی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ قریباً کنال بنتی ہے۔ موصوف نے کہا جماعت اس پر اپنی مسجد بنائے۔ ہم مسجد کی تعمیر میں بھی مدد کر دیں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مسجد کی تعمیر تو ہم خود کریں گے۔ یہ صرف اتنا کر دیں کہ مسجد کی تعمیر میں کوئی روکاوٹ نہ ہو۔ یہی ان کی مدد ہے۔ اس پر موصوف فالوسیلا صاحب نے کہا کہ ہم سب لوگ مل جل کر رہتے ہیں اور ہمارے امبور شہر میں حضور انور کا ہر جمعہ خطبہ لائیو نشر ہوتا ہے اور ہم سب خطبہ سنتے ہیں۔ ہم نے ہسپتال کیلئے بھی جگہ دی ہے۔

دوسرے مہمان مورتال صاحب نے عرض کیا وہ ہسپتال کی اجازت کے سلسلہ میں جماعت کی کافی مدد کر رہے ہیں۔ موصوف نے عرض کیا وہ ایک عربی سکول حضور انور کے نام پر کھولنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا میرے نام پر کھولیں، اپنے نام پر کھولیں کوئی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ کرے کہ کامیاب ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے۔

موصوف نے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ حضور جب افریقہ آئیں تو ہمارے سکول کا سنگ بنیاد رکھیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا میرا کب وہاں آنا ہوتا ہے اس کا پتہ نہیں۔ آپ اپنا سکول بنائیں کوئی مدد کی ضرورت ہو تو ہم کر دیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربی سلسلہ سینیگال کو ہدایت فرمائی کہ وہاں ایک پرائمری سکول تو ہم فوراً شروع کروا سکتے ہیں۔ پرائمری سکول آغاز میں تین کلاس روم کے بلاک سے شروع ہو سکتا ہے پھر حسب ضرورت اس میں توسیع ہوتی رہے گی۔

موصوف نے بتایا کہ جب میں نے ہسپتال میں حضور انور کی تصویر دیکھی جو وہاں دیوار پر آویزاں تھی تو میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا تھا کہ مَیں نے اس ہسپتال کی اجازت کے حصول کیلئے کوشش کرنی ہے اور مَیں نے اس پر بہت کام کیا ہے۔

مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سینیگال کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب افریقہ کا دورہ ہوگا اور کوئی موقع بنا تو دیکھ لیں گے۔ آپ کی دعوت کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہشات قبول فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: افریقہ کے پاس بہت وسائل ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت عدل و انصاف کے ساتھ اپنے ریسورسز استعمال کرے تو مَیں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ افریقہ ایک دن دُنیا کو لیڈ کرے گا۔

اس پر مورتال صاحب کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی گیس اور پٹرول دیا ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ اس کے صحیح استعمال کی توفیق دے۔ نائیجریا کے پاس بھی پٹرول ہے اور وہاں صحیح استعمال نہیں ہو رہا تو دیکھ لیں وہاں کا کیا اقتصادی حال ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو وسائل تو دیئے ہیں اب تقاضا ہے کہ یہ صحیح طور پر استعمال کریں۔

خلیفہ مرید کے نمائندہ الحاجی فالوسِلا صاحب نے عرض کیا کہ خلیفہ نے حضور انور کیلئے پیغام دیا ہے کہ جماعت احمدیہ یورپ میں جو اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور اسلام کی ایسی خدمت کر رہی ہے جو ہم نہیں کر سکتے۔ جماعت کا یہ کام دیکھ کر ہم جماعت کے ساتھ ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل یہی ہے کہ عقائد کے اختلاف کے باوجود ایک ہو کر کام کیا جائے۔ مل کر کام کیا جائے تو ہم اسلام کیلئے بہت کام کر سکتے ہیں اور یورپ میں بھی کام کر سکتے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ آئندہ سال جلسہ سالانہ یو.کے پر آنے کی کوشش کریں۔ اس جلسہ کا اپنا ایک نظارہ ہے۔ جنگل میں ایک شہر آباد ہوتا ہے اور وہ نظارہ افریقہ میں رہنے والوں کو پسند آتا ہے۔

یہ ملاقات 7 بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق تاجکستان اور لتھوانیا

کلامُ الامام

''تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے
جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے''
(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص
اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا''
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ تاجکستان سے گیارہ افراد آئے تھے۔ جب کہ لتھوانیا سے پچاس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان پچاس میں آج وہ دس افراد ملاقات کی سعادت پا رہے تھے جنہوں نے کسی وجہ سے جلد واپس روانہ ہونا تھا۔

وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ ہمیں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کیلئے دعوت دی گئی۔ یہاں آکر ہمیں بہت خوشی ہوئی ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے جو پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہے تھے۔ ان میں سے بعض نے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ مجھے پاکستان کی تاریخ کا پتا ہے۔ پاکستان میں جو آخری جلسہ 1983 میں ہوا تھا، بہت بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے تھے۔ یہ ساری تنظیم کو فعال کرنے میں خلیفۃ المسیح کا بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں مسلمان اپنے حقوق سے نا آشنا ہیں اور ہمیں اپنے حقوق مل نہیں رہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ حضور کا نکتہ نظر کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکتہ نظر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب مسیح اور مہدی آئے گا، تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے گا، ’’علی امۃ واحدۃ‘‘ اور دنیا میں غیر مسلموں کو تبلیغ کر کے اسلام کا پیغام پہنچائے گا، مسلمان بنائے گا، اس کو تو مانتے نہیں ہیں، امام تسلیم نہیں کرتے۔ قرآن کریم میں جو کافروں کی حالت بیان کی گئی ہے کہ قلوبھم شتی کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ تو آج کے مسلمانوں کے یہ حال ہو رہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ مسلمان ایک ہو جائیں، فرقہ بازیاں ختم کر دیں تو ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر نہیں ماننا مسیح اور مہدی کو تو کم از کم حکومتیں ہی آپس میں ایک رہیں۔ اب کوئی بھی مسلمان حکومت ایسی نہیں ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر رہی ہو۔ سب ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر دنیا کے مسلمان ایک ہو جائیں تو ایک بہت بڑی طاقت ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے نظام جاری کیا ہوا ہے تو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کے لیے اس کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ اس نظام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں بیان فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مختلف احادیث میں مزید کھول کر بیان فرمایا تو یہی ایک راستہ دنیائے اسلام کو متحد کرنے کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے امام کو مان لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی بہت تھوڑی تعداد میں ہیں۔ ہمارے پاس طاقت نہیں ہے۔ ہمارے پاس دولت نہیں ہے۔ تیل کی دولت نہیں ہے۔ سونے کی کانیں نہیں ہیں۔ سعودی عرب کے پاس تیل بھی ہے اور اسلامی ملکوں کے پاس بھی تیل ہے۔ دولت بھی ہے۔ حکومتیں بھی ہیں، لیکن ان کو کسی کو بھی توفیق نہیں مل رہی کہ اسلام کی تبلیغ کریں اور اسلام کی صحیح تصویر دکھائیں۔ یہ توفیق اگر مل رہی ہے تو جماعت احمدیہ کو مل رہی ہے۔ اور تھوڑے سے وسائل کے ساتھ ہم ساری دنیا میں یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ کیا چیز ظاہر کر رہی ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہے تو یہ کام ہو رہا ہے بغیر اللہ تعالیٰ کی تائید کے یہ کام نہیں ہو سکتے تھے۔ جبکہ ہمارے خلاف مسلمان دنیا فتوے بھی دے رہی ہے اور ہمارے کاموں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ غیر مسلم ہیں ان کی بات نہ مانو۔ پس اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنیں، اس کے نبی کی آواز کو سنیں تو ہم ترقی کر لیں گے۔ یہی میرا جواب ہے۔

ایک مہمان نے عرض کی کہ میری ایک خواہش ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اس حوالہ سے کہ آج کل رشیا اور اس کے وسطی ایشیا کے جو ممالک ہیں ان میں پردے کے متعلق، داڑھی کے متعلق اور عموماً اسلام کی سچویشن بہت خراب ہو رہی ہے۔ دو دن پہلے ہی تاجکستان میں کچھ بچیوں کو سکول میں اس لیے نہیں آنے دیا کہ انہوں نے حجاب پہنا ہوا تھا۔ انہوں نے ان کو داخل نہیں کیا۔ حضور سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اس وقت ڈکٹیٹر لوگ وہاں پر ہیں، وہ اب وہاں سے چلے جائیں اور اس کی جگہ اچھے ذہن کے لوگ آئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھے ذہن کے لوگ آئیں گے تو تب بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ ان کے پاس علم نہیں ہے اور جرأت نہیں ہے۔ تو جب حکومت میں کوئی بھی انسان آتا ہے تو تھوڑی دیر بعد وہ بزدل ہو جاتا ہے تا کہ اس کی کرسی محفوظ رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنا تو انہیں لوگوں نے ہے جو سیاست میں ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کو یہ بڑی طاقتیں آشیر باد دیتی ہیں۔ اور یہ دجالی طاقتوں کی چال ہے کہ اور تو کوئی مذہب اپنی اصلی حالت پر رہا نہیں اور بائبل میں جو تبدیلیاں پہلے ہوئی ہیں ان کے علاوہ اب تو تعلیم پر عمل کرنا بھی بالکل چھوڑ دیا ہے۔ Gay Marriges ہیں اور دوسری چیزیں ہیں جواب کہتے ہیں کہ جائز ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم جو ہے اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ جس طرح ہماری تعلیمات بدل گئی ہیں اس طرح اسلام کی تعلیمات بھی بدل جائیں۔ اس لیے پہلا قدم تو انہوں نے یہ اٹھایا کہ اسکولوں کی لڑکیوں کے سروں سے حجاب اتارو پھر آہستہ آہستہ باقی چیزیں بھی کرتے رہیں گے اور یہ بھی شور مچ رہا ہے کہ قرآن کریم کو بھی نئے زمانے کے ساتھ چلنا چاہئے۔ یہاں کا مغربی پریس بھی مجھ سے پوچھتا ہے تو میں ان کو کہتا ہوں کہ تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ تمہاری جو سوچ اور عقل ہے اسکے مطابق دین چلے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تعلیم آتی ہے اپنے پیچھے چلانے کیلئے آتی ہے نہ کہ انسانوں کے پیچھے چلنے کیلئے۔ یہ تو مسلمان ملک ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ کھڑے ہوں اور اپنی جو تعلیمات ہیں اور روایات ہیں ان پر قائم کرنے کیلئے سٹرگل کریں۔ اب اسلام کی تعلیم کو محفوظ رکھنا ہر شریف مسلمان کا فرض ہے۔

اس پر مہمان نے سوال کیا کہ اس صورت حال میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بچیوں کو حجاب کے بغیر اسکول جانا چاہئے یا وہ گھر بیٹھ جائیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں، ٹھیک ہے عارضی طور پر کریں اور اس کے لیے سٹرگل کریں۔ شور مچائیں کہ ہماری جو روایات ہیں ان کو قائم رکھنا چاہئے۔ اور یہ غلط چیز ہے کہ کسی کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی مرضی پر نہ چلے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہاں ان مغربی ممالک میں اسکولوں میں جب کوئی پابندی لگاتے ہیں تو بعض دفعہ لوکل ایڈمنسٹریشن اسکولوں کی ایکشن لیتی ہے۔ ہماری لڑکیاں وہاں سٹینڈ لیتی ہیں۔ اسکے بعد ان کے فیور میں بھی کیس ہو جاتے ہیں اور پھر انتظامیہ مان لیتی ہے کہ ٹھیک ہے کر لو۔ آپ اپنے علما کو کہیں کہ آواز اُٹھائیں اور اپنی حکومت کو سمجھائیں۔ تمہارے علما صرف پیسہ کھانے کیلئے رہ گئے ہیں؟

مہمان نے علما کے حوالے سے عرض کیا کہ ہمارے وہاں کے جو ملاں ہیں انہوں نے خاص طور پر اہتمام کر کے لینن کا جو مجسمہ ہے اس کو ٹھیک ٹھاک کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاء اللہ۔ اس کو تو ٹھیک ٹھاک کریں گے۔ لیکن اپنی دینی حالت کو ٹھیک نہیں کریں گے۔

مبلغ سلسلہ کی اہلیہ نے عرض کیا کہ جہاں تک سٹینڈ لینے کا سوال ہے وہاں تو پریذیڈنٹ کو اتنی زیادہ اہمیت دیتے ہیں یہ لوگ کہ لڑکیاں سوچ بھی نہیں سکتیں اس بارہ میں کہ سٹینڈ لیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لڑکیاں نہیں سوچ سکتیں لیکن چاہئے کہ علما کے ذریعہ آواز اُٹھائیں اور پریذیڈنٹ کو لکھیں۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ ان میں ہمت ہی نہیں ہے کہ پریذیڈنٹ کو لکھیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: نہیں لکھتیں تو نہ جائیں اسکول میں۔ آپ پاکستانی ہیں؟ آپ بچوں کو نہ بھیجیں۔ بس سٹینڈ لے لیں، لینا پڑتا ہے قربانی تو کرنی پڑتی ہے۔

ایک طالب علم جو فزیوتھراپی کا کورس کر رہے ہیں انہوں نے سوال کیا کہ حضور نے ایسا کیا کیا کہ اس مقام پر ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے تو کچھ نہیں کیا کہ اس مقام پر ہوں۔ یہ ایسا dilemma ہے جو ابھی تک میں حل نہیں کر سکا۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں اپنے معاملات کے بارہ میں شک میں رہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا: کیا آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں؟

اس پر مہمان نے عرض کیا بالکل رکھتا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام پر۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو بھی آپ کا یقین ہے، یقین تو ہے۔ خدا سے دعا کریں اور اگر آپ اپنے بارہ میں شک میں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا یقین متزلزل ہے اور اس کیلئے آپ کو خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ سیدھی راہ کی طرف راہنمائی فرمائے اور آپ کے ایمان کو مضبوط کرے۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر آپ ثابت قدمی کے ساتھ کچھ دن دعا کریں تو آپ کا ایمان اور یقین مضبوط ہو جائے گا۔

لتھوینیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ میں نے حضور کے کچھ خطابات کا ترجمہ لتھوین زبان میں کیا ہے اور میں اس سے ہمیشہ لطف اندوز ہوئی ہوں۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ میں صحیح الفاظ کا چناؤ کروں تا کہ سامعین کو حضور انور کی باتیں سمجھ آسکیں لیکن ایسا شخص جس کا علم کم ہے اسے ترجمہ کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ وہ کماحقہٗ حضور کے الفاظ کی عکاسی کر سکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو آپ میرے خطابات کا انگریزی سے لتھوینین زبان میں ترجمہ کرتی ہیں؟ اور کچھ ان میں سے اردو زبان میں ہوتے ہیں اور ان کا انگریزی میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور پھر آپ انگریزی سے لتھوینین زبان میں کرتی ہیں۔ تو کبھی کبھی پہلے انگریزی والے ترجمہ میں وقفہ پڑ جاتا ہے جو آپ کو کسی حد تک کنفیوز کرتا ہوگا تو اس کے لیے میں تو یہی کہوں گا کہ آپ کو اردو سیکھنی پڑے گی۔ تا کہ آپ میرے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن اپنی جانوں اور اموال کے لحاظ سے امن میں رہیں۔‘‘ (مسند احمد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کیلئے یہ دعا کی:

اے اللہ ہمیں برسنے والی بارش کا پانی پلا جو فائدہ مند ہو نقصان دہ نہ ہو اور دیر کی بجائے جلدی آنے والی ہو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

کلام الامام

’’جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلام الامام

’’اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

اردو زبان میں کیے گئے خطابات کا ترجمہ کرسکیں۔ مجھے اردو سے انگریزی کے ترجمہ کے معیار کا نہیں پتا۔ وہ خطابات جو انگریزی میں ہوتے ہیں، میرا اندازہ ہے کہ آپ کو لتھوینین زبان میں ترجمہ کرنا زیادہ آسان لگتا ہوگا۔ یہ آپ کا تجربہ ہے۔ اسکا مطلب ہے کہ مضمون نہیں ہے جو آپ کو کنفیوز کررہا ہے بلکہ زبان ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور آپ کی تقاریر بڑی گہری ہوتی ہیں اور ان باتوں کا جو اثر لوگوں پر ہو رہا ہوتا ہے اب پتا نہیں کہ آیا میں اس قابل ہوں کہ میں من وعن اس اثر کو دوسری زبان میں منتقل کرسکوں یا نہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تقاریر کے کچھ الفاظ یا فقرے اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ آپ کو یہ خدشہ ہے کہ آپ انہیں ٹھیک طرح سمجھ نہیں پائیں گی اور اپنی زندگی میں لاگو نہیں کرسکیں گی؟ یا آپ کو لگتا ہے کہ لوگوں کو ان باتوں پر عمل کرنے میں مشکل ہوتی ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا: میں سمجھتی ہوں کہ ہر ایک ترجمان اپنے کندھے پر یہ بوجھ لیے ہوئے ہوتا ہے کہ اس نے بات کو من وعن دوسری زبان میں ترجمہ کرکے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ویسے بھی مشکل امر ہے۔ بندہ ویسے بھی مکمل طور پر بیان نہیں کرسکتا جب تک اصل زبان پر عبور حاصل نہ ہو جائے۔ آپ جس حد تک بھی کررہی ہیں ٹھیک ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا میرا نام اوکسے احمد ہے۔ میں ویسے لتھوینیا سے ہوں لیکن اس وقت جرمنی میں مقیم ہوں۔ میری دعا کی درخواست ہے کہ میری فیملی کے لیے دعا کریں کہ ہمیں واپس لتھوینیا جانے کی توفیق ملے۔ میری انگریزی اتنی اچھی نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ آپ نے مجھے پہلے بھی یہ بات بتائی تھی۔ اس پر خاتون نے کہا میں نے آپ کو خط لکھا تھا۔

ایک خاتون نے عرض کیا: میرا نام اوریلیا ہے۔ میرا سوال ہے کہ مرد عورتوں سے ملنے سے کیوں احتراز کرتے ہیں؟ میں عورت کے وقار کو سمجھتی ہوں لیکن میں اس کی اصلیت اور وجہ جاننا چاہتی ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جہاں تھوڑا سا بھی خدشہ ہو کہ فلاں بات سیدھے راستہ اور صحیح فکر سے ہٹا دے گی تو انسان کو چاہئے کہ اس سے بچے۔ اسلام کہتا ہے کہ مرد اتنے باعتبار نہیں ہیں۔ یہ مرد کی ذہنیت کی وجہ سے ہے کہ اسلام نے یہ حکم دیا ہے اور نہ اس وجہ سے کہ ہم عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اس لیے اسلام کہتا ہے کہ چاہے تم نیک ہو یا نہیں بہتر یہی ہے کہ میل ملاپ سے بچو سوائے خونی رشتوں میں۔ آج دیکھیں کہ دنیا نے اس بات کو سمجھ لیا ہے۔ ہالی ووڈ کو دیکھ لیں کہ کتنا شور مچا ہوا ہے مردوں کے خلاف۔ یہاں تک کہ برلن میں موسیقی کا فنکشن تھا جہاں عورتیں الگ تھیں۔

اب کئی فنکشن ہیں جو صرف عورتوں کے لیے منعقد ہو رہے ہیں۔ کیوں؟ کچھ خرابی تو ہے جس کی وجہ سے یہ رائے سامنے آئی کہ عورتوں کے فنکشن علیحدہ ہوں یہ صرف عورتوں کے وقار کے لیے ہے۔ ورنہ اگر آپ کسی مشکل میں ہیں اور مدد کی مستحق ہیں تو آپ مجھے یا دوسرے کسی حقیقی مسلمان کو دیکھیں گی کہ وہ مدد کے لیے صف اول میں ہوگا۔ اگر آپ زمین پر پڑی ہوں، بیمار ہیں بے ہوش ہیں یا کوئی اور تکلیف ہے تو میں آپ اٹھاؤں گا اور اُٹھانے کے لیے جسم کو اور ہاتھ کو چھونا پڑے تو چھوؤں گا۔ پس جہاں بھی ایسی ضرورت ہوگی ہم کریں گے لیکن بغیر مجبوری کے کوئی ضرورت نہیں کہ ہاتھ ملائے جائیں۔

تاجکستان سے آنے والے ایک مہمان مرزا رحیم صاحب جو کہ سیاست دان ہیں، نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ مجھے جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقع ملا اور جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھا ہے۔ تمام کارکنان کا جذبہ میرے لیے ایک مثال ہے کہ کس طرح سب مل کر دن رات کام کررہے ہیں۔ میرے ذہن میں کئی سوالات تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران میرے ان سب سوالوں کا جواب مل گیا۔

حضور انور کی شخصیت بہت پُرنور ہے۔ حضور کو دیکھ کر اور جماعت احمدیہ کے افراد کو دیکھ کر پتا چلا ہے کہ آج وحدت صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہی ہے۔ حضور انور کو سیاسی امور اور دنیا کے حالات پر عبور حاصل ہے۔ مسلمانوں کی آج کے دور میں حالت زار کے بارہ میں مَیں نے سوال کیا تھا۔ حضور نے اس کا بہت جامع جواب دیا اور میں پوری طرح مطمئن ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ مستقبل میں تمام امت مسلمہ کو جمع کرسکتی ہے۔ مجھے یہ جماعت اپنے مقصد میں بہت سنجیدہ لگتی ہے۔ میں اس جلسہ کو اور حضور انور کی خوشگوار ملاقات کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

ایک مہمان دل افروز رستموہ صاحبہ جو کہ یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں بیان کرتی ہیں: میں جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مہمان نوازی اور تعاون کی یہ مثال میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ جماعت احمدیہ کو یہاں بہت آزادی ہے۔ حضور انور نے لجنہ میں جو خطاب فرمایا وہ آج کے مسائل کا حقیقی حل ہے۔ کاش ساری دنیا اسپر عمل کرسکے۔ مجھے حضور انور سے ملاقات کا موقع ملا۔ حضور انور کو صحافت اور آج کے میڈیا کے مسائل پر کافی عبور حاصل ہے۔ میں ملاقات سے قبل یہ سمجھتی تھی کہ حضور ایک روحانی شخصیت ہیں۔ لیکن ملاقات میں پتا چلا کہ حضور کو روحانی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف مسائل کے بارہ میں معلومات ہیں اور حضور ان کا حل جانتے ہیں۔

حضور انور نے درست فرمایا کہ آج کی دنیا میں میڈیا فساد کو پھیلانے میں ساتھ شامل ہے۔ آج اگر میڈیا چاہے تو دنیا میں امن کا کردار ادا کرسکتا ہے۔ میری نیک خواہشات جماعت احمدیہ اور حضور انور کے ساتھ ہیں۔

عزت امان صاحب صدر جماعت تاجکستان بیان کرتے ہیں: جلسہ سالانہ جرمنی میں دوسری دفعہ شامل ہوا ہوں۔ سب انتظامات قابل رشک تھے۔ یہ سب خلافت کی برکات ہیں۔ حضور انور سے ملاقات کی سعادت ملی۔ حجاب کے بارہ میں حضور انور کا مفصل جواب بہت اچھا لگا۔ مجھے لگتا ہے کہ حضور انور کو اس زمانے کی عورتوں کے حقوق کی بہت فکر ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو حضور انور کی قیادت میں عورتوں کے حقوق اسلامی تعلیم کی روشنی میں اجاگر کررہی ہے۔ حضور انور عورت کو باپردہ کرکے معاشرہ کو اور آئندہ نسل کو محفوظ کررہے ہیں۔

لتھوانیا سے آنے والے وفد میں ایک خاتون مسز آؤریلیا اینوریتے صاحبہ شامل تھیں۔ موصوفہ نے بیان کیا کہ جلسہ کا ماحول بہت محبت والا اور دوستانہ تھا۔ ہر ایک دوسرے کے ساتھ محبت کے ساتھ پیش آرہا تھا۔ میں ایک لمبے عرصہ سے زندگی کے مقصد کے بارہ میں سوچ رہی تھی۔ اس جلسہ میں شرکت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ زندگی کا مقصد ہم خیال لوگوں سے مل کر دوسروں کی خدمت کرنا ہے اور دوسروں کے کام آنا ہے۔

لتھوانیا سے آنے والے ایک طالب علم Mr. Eimis Vengrauskas نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلسہ دراصل اسلام کی اصل تصویر دیکھنے کا ایک ایسا موقع ہے جو کہ میڈیا دکھانے سے قاصر ہے۔ میرے لئے سب سے متاثر کن بات لوگوں کا باہمی تعلق اور محبت اور ان کے ہر وقت مسکراتے چہرے ہیں۔ آپ کے خلیفہ کی شخصیت نہایت متاثر کن ہے۔ وہ ایک مجسم محبت ہیں۔ ان کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ محبت کو جسم کی شکل میں دیکھ رہا ہوں۔

Mrs. Saule Bulavaite نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے جلسہ میں شمولیت اور خلیفہ سے ملنے کا دوسرا موقع ہے۔ یہ جلسہ میرے پچھلے جلسہ سے بہتر ہے کیونکہ اس دفعہ میرے پاس اسلام کا علم پہلے سے زیادہ ہے۔ حضور انور کے خطابات کا لتھوانین زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ وہ ایک ہدایت کی روشنی ہیں اور جو جتنا چاہے اس نور سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

لتھوانیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون Mrs. Dalia Umbrasiene نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ میں شامل ہو کر مجھے آپ کی جماعت کی روایات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ میں جلسہ کے پروگراموں سے اور انتظامات سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ آپ کے خلیفہ سے ملاقات نے بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ میں سب کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہوں۔

لتھوانیا سے آنے والی ایک خاتون Mrs. Ausra Umbrasaite نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی ہوں اور میں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ وقت حاضر میں اس طرح کے اجتماعات کی بہت اہمیت ہے کیونکہ عمومی طور پر لوگوں کے دلوں میں اسلام کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیاں موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ حُسن ہے کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل ہوتا دیکھ کر اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کا بھی حوصلہ پیدا ہوا ہے اور اس طرح مسلمانوں اور غیر مسلموں کی دوریاں ختم ہو سکتی ہیں۔ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے جلسہ سالانہ میں بطور مہمان شمولیت کی توفیق ملی۔

تاجکستان اور لتھوانیا کے مہمانوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ ملاقات سوا آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کردیتا ہے۔‘‘

(مسلم، کتاب الایمان)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

کلامُ الامام

’’دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کرسکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 73)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل ترین شخص کون ہے؟

فرمایا: مخموم القلب یعنی متقی اور پاک دل اور صدوق اللسان یعنی زبان کا سچا اور کھرا شخص۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K

All kinds of Readymade Garments

Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو حاصل کرنا اور دنیا کی رنگینیوں میں ڈوبنا ہمارا مقصد نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایک مومن کا مقصد پیدائش ہے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6/اپریل 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین کے معاشی حالات کے بارہ میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سپین مغربی ممالک میں سے تو بیشک ہے لیکن معاشی استحکام کے لحاظ سے یورپ کے کم مستحکم ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں کام کے مواقع اور آمد اور معیار زندگی یورپ کے دوسرے ممالک مثلاً فرانس، جرمنی، ہالینڈ یا یُوکے وغیرہ سے کم ہے اور یہ عموماً بتایا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان کے مقابلے میں اس کے معاشی حالات بہتر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے پاکستانی یہاں کاروباری سلسلہ میں بھی اور ملازمت کے سلسلہ میں بھی آتے ہیں۔

سوال حضور انور نے پاکستانی احمدیوں کے مغربی ممالک میں جانے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے وہ جب پاکستان سے نکلتے ہیں تو دو وجوہات سے نکلتے ہیں۔ جن میں سے سب سے بڑی وجہ پاکستان میں احمدیوں کے لئے مذہبی پابندیاں اور آزادی کا نہ ہونا ہے۔ دوسرے معاشی حالات کی بہتری ہے۔ یہاں آنے والوں کی اکثریت یہی کہہ کر یہاں اسائلم لیتی ہے یا مستقل رہائش کا ویزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں کہ احمدیوں کے پاکستان میں حالات ایسے نہیں کہ آزادانہ طور پر ہم اپنے آپ کو اپنے ایمان کے مطابق مسلمان کہہ سکیں یا عبادات کرسکیں یا مذہبی رسومات ادا کرسکیں۔

سوال جو لوگ اسائلم کا کیس کرتے وقت اپنے حالات صحیح نہیں بتاتے انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ اگر حقیقی اور سچی بات بیان کی جائے اور پاکستان میں مذہب کے نام پر ہم پر جو زیادتیاں ہو رہی ہیں انہیں ہی بتا کر صرف یہ کہا جائے کہ ایسے حالات میں میرا وہاں رہنا مجھے ذہنی طور پر شدید دباؤ میں لا رہا ہے یا ڈالتا ہے اور مستقل ٹارچر بھی ہے تو عام طور پر یہ لوگ، حکومتی انتظامیہ بھی یا عدالتوں کے جج بھی یہ بات سمجھ جاتے ہیں اور مدد کا اور ہمدردی کا رجحان رکھتے ہیں۔ پس کیس کرتے وقت دوسروں کے کہنے میں آ کر یا وکیلوں کے کہنے میں آ کر اپنے آپ کو یا اپنی بات کو مبالغہ آمیزی کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح شروع سے آخر تک بیان بھی ایک ہی ہونا چاہئے، نہ کہ بیان بدلے جائیں جس سے انتظامیہ کو جھوٹ کا شبہ ہو۔ جھوٹ سے تو ویسے بھی ایک احمدی کو بچنا چاہئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جھوٹ سے بچنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے اور ایک احمدی سے کبھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ شرک کرنے والا ہو۔ ایک طرف تو اس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنے والا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں آنے والا ہوں اور زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو مانتا ہوں۔ اور دوسری طرف اس بنیادی گناہ جس سے بچنا ایک موحّد کا پہلا فرض ہے اس سے انسان بچنے والا نہ ہو۔ پس اس لحاظ سے ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ دنیاوی فوائد کے حصول کیلئے ہم سے کوئی ایسی حرکت سرزد تو نہیں ہو رہی یا ہم کوئی ایسی حرکت تو نہیں کر رہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کے نزدیک انتہائی گناہگار بنا رہی ہو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کن باتوں کو ترجیح دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمیں دیکھنا چاہئے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے بعد ہماری ترجیحات کیا ہیں اور کیا ہونی چاہئیں۔ اگر یہ ترجیحات خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق نہیں تو ہم نے اس مقصد کو نہیں پایا جو مقصد ہماری ہجرت کا ہے۔ اور اگر یہ اس کے مطابق ہیں تو ہم نے اس ہجرت کے مقصد کو پالیا اور ایسی صورت میں پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی ہمارے شامل حال ہوں گے۔ اگر ہماری بنیاد ہی جھوٹ پر ہے اور ہم نے دنیا کے حصول کو اپنا مقصد سمجھا ہوا ہے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مومن کا مقصد پیدائش کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو واحد ماننے والے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کبھی شرک نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے مقصد پیدائش کی حقیقت کو سمجھا ہے ان کی زندگی کا پہلا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو حاصل کرنا اور دنیا کی رنگینیوں میں ڈوبنا ہمارا مقصد نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایک مومن کا مقصد پیدائش ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اس کے بتائے ہوئے مقصد پیدائش کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی ہم حقیقی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس دنیا میں آنے کے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے حضور انور نے ہمیں کیا دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیاوی نعمتوں سے بھی محروم نہیں رکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ مجھ سے دنیا و آخرت کی حسنات مانگو۔ جیسا کہ فرماتا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سوال انسان اپنے نفس کی خوشحالی کیلئے کن چیزوں کا محتاج ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب شدائد ابتلا وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دُور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔ تو دنیا کا حَسَنَہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونوں طور پر یہ ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلّت سے محفوظ رہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً...... کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: رَبَّنَآ کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے۔ کیونکہ رَبَّنَآ کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا...... اصل میں انسان نے اپنے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی ربّ کے آگے سرنیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَآ کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانے پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسان کی زندگی کا اصل مدعا کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''مَیں نے جنّ اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔'' پس اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدّعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے۔ اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدّعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدّعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدّعا بلا شبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔

سوال حضور انور نے مغربی ممالک میں آنے والے احمدیوں پر کیا فریضہ عائد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان ملکوں میں آ کر ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس اہم فریضہ کو پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کرے۔ ہر جگہ جہاں احمدی ہیں اپنے ماحول کو بتائیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ ہر احمدی کا عمل، اس کے اخلاق، اس کی عبادت کے معیار ایسے ہوں کہ دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والے ہوں۔ یہ جہاں احمدیوں کو دوسروں سے ممتاز کریں گے وہاں یہاں کے مقامی لوگوں میں تبلیغ کے راستے کھولنے میں بھی مددگار ہوں گے۔

سوال دنیا کو تباہی سے بچانے کے حوالے سے حضور انور نے ہر احمدی کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کا ایک بہت بڑا مقصد ہے کہ پہلے اس نے خود اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنا ہے اور پھر دوسروں کو اس مقصد پیدائش کو سمجھنے کی طرف توجہ دلانی ہے۔ دنیا کو اس حقیقت سے آشنا کروانا ہے کہ دنیا کی نعمتیں خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے کے لئے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے ہیں۔ اس لئے اس میں اعتدال اختیار کرو ورنہ اعتدال سے نکلنے کی وجہ سے تم تباہی کی طرف بڑھ رہے ہو۔ جہاں جہاں بھی احمدی ہیں وہ عملی کوشش اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو دنیا کو تباہی سے بچا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ان باتوں پر عمل کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔ اس کے حضور جھک کر ہی اسے راضی کیا جاسکتا ہے۔ ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف مسیح موعودؑ کو ماننا اسے دنیا و آخرت کی حسنات کا مالک نہیں بنا سکتا، نہ ہی آگ کے عذاب سے بچا سکتا ہے۔

سوال حضور انور نے دنیا کے تیزی سے تباہی کی طرف بڑھنے کے متعلق کن خدشات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج سے چار پانچ سال پہلے دنیا کا اس طرح تباہی کی طرف بڑھنے کا تصور نہیں تھا یا دنیا اس کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھی لیکن آج حالات بالکل مختلف ہیں اور جس تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی دنیا کی ترقی انہیں بچا لے گی اور اگر نقصان ہوا بھی تو ایسا کہ ہم پورا کر لیں گے۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے جو ایسا سوچتے ہیں۔ جب جنگوں کی تباہی آئے گی یا آتی ہے تو پھر بیشک معاشی لحاظ سے زیادہ مستحکم حکومتیں بھی ہوں تو وہ ملک ان جنگوں کے بعد پھر اپنے آپ کو سنبھالنے کی پہلی کوشش کرتے ہیں اور اب بھی کریں گے۔ یورپ کے بعض ممالک جو کم مستحکم ہیں اور بھی زیادہ برے حالات میں جاسکتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے۔ اس وقت تک یہ بیعت بیعت نہیں، نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبّر کرو اور پھر عمل کرو۔ کیونکہ سنّت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔ اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے، کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں حقیقی مسلمان عمل کر کے دکھاتا ہے، باتیں نہیں بناتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 3-4-5/اگست 2018 کے عظیم الشان انعقاد کی مختصر رپورٹ

جماعت احمدیہ انگلستان کو اپنا 52واں جلسہ سالانہ مورخہ 3 تا 5/اگست 2018ء (بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ کینیڈا کی جانب سے 130 خدام پر مشتمل ایک وفد خاص طور پر وقارِ عمل کے جذبہ کے ساتھ وقفِ عارضی کرنے کیلئے برطانیہ پہنچا۔ خدام نے وائنڈ اَپ کا کام کیا۔ امسال 115 ممالک سے 38 ہزار 510 سے زائد مہمان جلسہ میں شامل ہوئے۔

معائنہ انتظامات: 29/جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمایا۔ امسال افسر رابطہ، افسر ہیلتھ اینڈ سیفٹی، افسر معائنہ و ناظمہ اعلیٰ لجنہ اماء اللہ کے علاوہ جلسہ سالانہ کے تحت 9 نائب افسران اور 111 نظامتیں، خدمت خلق کے تحت 6 نائب افسران اور 53 نظامتیں اور جلسہ گاہ کے تحت 7 نائب افسران اور 45 نظامتیں کُل 22 نائب افسران اور 209 نظامتیں قائم کی گئی تھیں۔ ناظمہ اعلیٰ لجنہ اماء اللہ کے تحت قائم کردہ نظامتیں اسکے علاوہ تھیں۔ امسال چھ ہزار سے زائد مرد اور چار ہزار سے زائد خواتین، کل دس ہزار کے قریب رضا کار مردوں، خواتین، نوجوانوں، بچوں اور بچیوں نے ڈیوٹیاں دیں۔

شام 7.بجکر 6 منٹ پر حضور انور مرکزی پنڈال میں تشریف لائے اور تقریب کا آغاز فرمایا۔ تلاوت قرآنِ کریم مکرم دانیال تصور صاحب (طالب علم جامعہ احمدیہ یُو.کے) نے کی۔ مکرم اسامہ مبارک صاحب (طالب علم جامعہ احمدیہ یو.کے) نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کے خطاب کے ساتھ یہ تقریب سات بجکر بیس منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔ حضور انور کا یہ خطاب آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔

18واں انٹرنیشنل تبلیغی و تربیتی سیمینار: اس سیمینار میں مختلف ممالک سے آنے والے افراد تبلیغ و تربیت سے متعلق اپنے تجربات سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں۔ امسال یہ سیمینار 2/اگست 2018 کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کیا گیا جس میں امریکہ، فرانس، ہالینڈ، ماریشس اور دیگر کئی ممالک سے 170 نمائندگان نے شمولیت کی۔

جلسہ سالانہ کی پریس میں تشہیر: دنیا بھر کے 50 سے زائد نیشنل و پرائیویٹ ٹی وی چینلز نیز متعدد ریڈیو اسٹیشنز، اخبارات ورسائل نے جلسہ سالانہ کی رپورٹس یا اس سے متعلق مضامین شائع کیے۔

خطبہ جمعہ: 3/اگست 2018 کو حضور انور ایدہ اللہ نے حدیقۃ المھدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم.ٹی.اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔

جلسہ کی بعض اہم جھلکیاں: اس جلسہ میں سات علمائے سلسلہ نے درج ذیل تفصیل کے مطابق مختلف موضوعات پر نہایت پُرمغز اور مدلّل علمی و تربیتی تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں چار تقاریر انگریزی میں جبکہ تین تقاریر اردو میں تھیں۔

(1)''آنحضرت ﷺ کی سیرت - صبر و استقامت'' (انگریزی) ازمکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ یو.کے (2)''بچوں کی نیک تربیت میں والدین کا کردار'' (اردو) ازمکرم راجہ منیر احمد خان صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ (3)''قرآن کریم کا پیدا کردہ روحانی انقلاب'' (انگریزی) ازمکرم ڈاکٹر سرافتخار احمد ایاز صاحب، چیئرمین ہیومن رائٹس کمیٹی یُو.کے (4)''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معاندین سے حسنِ سلوک'' (انگریزی) ازمکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب، صدر قضاء بورڈ یو.کے (5)''خلافت کے زیر سایہ عالمگیر وحدت کا قیام (اردو) ازمکرم عطاء المجیب راشد صاحب، نائب امیر یو.کے و امام مسجد فضل لندن (6)''ہستی باری تعالیٰ - قبولیت دعا کے آئینہ میں'' (اردو) ازمکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب، مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ (7)''احمدیت - امن کا حصار'' (انگریزی) ازمکرم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت احمدیہ یُو.کے۔

جلسہ گاہ مستورات میں 4/اگست بروز ہفتہ اجلاس برائے مستورات کا انعقاد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تقاریر کی گئیں: (1)''خلافت - انسانیت کیلئے ایک نعمت عظمیٰ'' (انگریزی) ازمکرمہ روبینہ ناصر صاحبہ (2)''مومنات کی نشانیاں اور دورِ حاضر میں ان کا حصول'' (اردو) ازمکرمہ سائحہ معاذ صاحبہ (3)''مجھے کب معلوم ہوا کہ احمدیت ہی صحیح راستہ ہے'' (انگریزی) ازمکرمہ کرسٹین ایٹکنسن صاحبہ۔

تقریب تقسیم سندات: امسال سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگلستان سے اور دنیا بھر سے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے 99/احمدی طلباء اور 95/احمدی طالبات کو اسنادِ امتیاز اور طلائی تمغہ جات سے نوازا۔

وکالت تبشیر لندن کے زیر اہتمام عشائیہ میں حضور انور کی شرکت: جلسہ سالانہ کے دوسرے روز شام کو نمازِ مغرب وعشاء سے قبل مختلف ممالک سے تشریف لانے والے خصوصی مندوبین، مبلّغینِ سلسلہ، واقفینِ زندگی و دیگر مہمانان کے اعزاز میں ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کے زیرِ اہتمام ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔

تصویری نمائش: جلسہ کے موقع پر خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ نیز اس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، ٹیورن شراؤڈ نمائش، القلم پراجیکٹ، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، ہفت روزہ الحکم (انگریزی)، پریس اینڈ میڈیا آفس، شعبہ ہومیوپیتھی اور آڈیو ویڈیو کیسٹس وغیرہ کی جانب سے نمائش وسٹالز بھی لگائے گئے۔ ہیومینٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنی کارکردگی اور رپورٹس پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔

پہلا دن 03/اگست 2018ء بروز جمعہ

پرچم کشائی: حضور انور 4.بجکر 38 منٹ پر تقریب پرچم کشائی کیلئے تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یُو کے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ بعدازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس: افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ فارسی اور اردو نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ (اس خطاب کا مکمل متن آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا) بعدازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ اسکے ساتھ جلسہ کے پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

PAAMA کا خصوصی اجلاس: پین افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن نے جلسہ سالانہ کے پہلے روز 3/اگست 2018ء کو مردانہ پنڈال میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا جس میں چھ سو کے قریب مرد وزن شامل ہوئے۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تقریب کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہوئے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت 3 عدد عبدالوہاب آدم ایوارڈ اور 3 عدد عبدالرحیم نیّر ایوارڈ عطا فرمائے۔ نیز 3 عدد حسنِ کارکردگی کے سرٹیفکیٹ سالِ گزشتہ کے دوران شروع ہونے والی شاخوں پاما بلجیم پاما فرانس اور پاما کینیڈا کو عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تبلیغ مارکی: جلسہ سالانہ کی مین مارکی سے ہٹ کر ایک تبلیغ مارکی کا انتظام کیا گیا جس میں جلسہ کے تینوں روز اردو اور انگریزی زبانوں میں سوال و جواب کی نشستوں کا انعقاد ہوا اور مختلف موضوعات پر پریزنٹیشنز دی گئیں۔ بعض نَو احمدیوں نے اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات بھی سنائے۔ نمائشوں کی تفصیل یہ ہے: القرآن نمائش۔ پاتھ وے ٹو پیس ایگزبیشن۔ اور ماڈرن ہسٹری تھرو آؤٹ دی ہولی قرآن۔ دی لیگیسی آف ورلڈ وار 1 دی احمدیہ پراسپیکٹو۔

آن لائن مقابلہ تقاریر: امسال شعبہ تبلیغ نے انگریزی زبان میں ''محمد ﷺ'' کے عنوان سے ڈچ سیاستدان کی گستاخیوں کے جواب میں آن لائن مقابلہ تقریر کا انعقاد کروایا۔

ویب سائٹس کا افتتاح: جلسہ سالانہ کے پہلے روز حضور انور نے شعبہ تبلیغ یو کے کی جانب سے تیار کردہ دو ویب سائٹس True Islam اور Rational Religion کا افتتاح فرمایا۔

دوسرا دن 4/اگست 2018ء بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس: اس اجلاس کی صدارت محترم محمد الدین ناز صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ طٰہٰ داؤد صاحب نے کی۔ مکرم حفیظ احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر سرافتخار احمد ایاز صاحب چیئرمین ہیومن رائٹس کمیٹی یُو کے نے کی۔ 12.بجکر 3 منٹ پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب: حضور انور 12.بجکر 4 منٹ پر زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے کی۔ مکرمہ لبنیٰ وحید صاحبہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

تقسیم اسناد و میڈلز: بعدازاں حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: بعدہ حضور انور نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب آئندہ کسی شمارہ میں شائع ہوگا۔

تیسرا اجلاس: تیسرے اجلاس سے قبل محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یُو کے کی صدارت میں معزز مہمانوں نے خطاب کیا۔ اس دوران حضور انور 4.بجکر 6 منٹ پر جلسہ گاہ تشریف لائے۔ حضور انور کے تشریف لانے کے بعد بھی بعض مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ حضور انور نے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب اخبار بدر کے آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔

تیسرا دن 05/اگست 2018ء بروز اتوار

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس: اس اجلاس کی صدارت مکرم بابا ایف تراولے صاحب امیر جماعت احمدیہ گیمبیا نے کی۔ مکرم محمود احمد وارڈی صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم محمد خالد چغتائی صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب صدر قضاء بورڈ یُو.کے نے کی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے کی۔ تیسری تقریر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ نے کی۔ اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُو.کے نے کی۔

عالمی بیعت: اس تقریر کے معًا بعد جلسہ گاہ میں 25ویں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔

اختتامی اجلاس: عالمی بیعت کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم راشد بن خطاب صاحب نے کی۔ مکرم فرج عودہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم مرتضیٰ منّان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

احمدیہ مسلم پیس پرائز کا اعلان: اسکے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُو.کے نے ''امن انعام'' کا اعلان کیا۔ امسال ڈاکٹر Fred Mednick صاحب کو یہ انعام دیا جائے گا۔

تقسیم سندات: بعدہ سیدنا حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں میڈلز اور اسناد تقسیم کیں۔

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب اخبار بدر کے آئندہ کسی شمارہ میں حسب طریق شائع کیا جائے گا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام فرمایا۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے مہمانوں کی حاضری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال اس جلسہ میں 115 ممالک سے اڑتیس ہزار پانچ سو دس افراد شامل ہوئے۔ بعدازاں جماعت احمدیہ یُو.کے کے زیر انتظام مختلف گروپس نے عربی، انگریزی، پنجابی، اردو، فارسی اور بنگلہ زبانوں میں قصائد، دینی نغمات اور ترانے پیش کئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن)

......☆......☆......☆......

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے ۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے ۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں ۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے ۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں ۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Prop. Zuber   Cell : 9886083030, 9480943021

ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619   Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernate.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271   Pro. SK.Sultan   97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

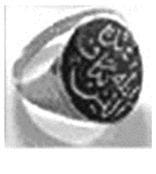

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30؍جون 2018ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆عزیزہ مہین بھٹی بنت مکرم اعزاز بھٹی صاحب (آف سربٹن، یو.کے)

27؍جون 2018ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آٹھ ماہ کی عمر میں وفات پا گئی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عزیزہ تحریک وقف نو میں شامل تھی۔ بچی کے دادا مکرم منشی نور حسین صاحب مرحوم کو لمبا عرصہ بطور صدر جماعت مرید کے خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح بچی کے چچا مکرم حماد احمد صاحب امسال جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے مربی بنے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد ظفر اللہ صاحب (نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ)

20؍اپریل 2018ء کو اچانک برین ہیمبرج سے وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ وقف نو کی تحریک میں شامل تھے اور حفاظت مرکز ربوہ میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والے اپنی مجلس کے فعال رُکن تھے۔ محلہ میں جب بھی ڈیوٹی کی ضرورت ہوتی تو اس کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔

(2) مکرم محمد لقمان احمد صاحب (69رب گھسیٹ پورہ، فیصل آباد)

31؍جنوری 2018ء کو 27 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نماز باجماعت کے پابند، نیک، اطاعت گزار، ہمدرد، قربانی کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان تھے۔ اپنی مجلس خدام الاحمدیہ میں بطور ناظم اطفال و ناظم تجنید خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ (بحریہ ٹاؤن لاہور، حال کینیڈا)

اپنے نواسے کی شادی پر کینیڈا گئی ہوئی تھیں کہ وہاں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ مرحومہ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے محبت اور احترام کا گہرا تعلق تھا اور خلیفۃ المسیح کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی پوری کوشش کرتی تھیں۔

(4) مکرمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور سلہری صاحب (کریم نگر عمر کوٹ، سندھ)

6؍مارچ 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نمازوں کی پابند، سلسلہ کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی بہت باوفا خاتون تھیں۔ آپ نے لجنہ کریم نگر کی سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔

(5) مکرم خالد احمد صاحب ابن مکرم عطاء اللہ صاحب (ڈارمشٹڈ، جرمنی)

17؍جون 2018ء کو ایک کار حادثے میں 23 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے جرمنی میں زونل ناظم اطفال ڈارمشٹڈ اور قائد مجلس کرانشٹائن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل معاون قائد مجلس برائے اجلاسات اور معاون سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ اسکے علاوہ بھی ہر قسم کی جماعتی ڈیوٹیوں کیلئے ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، خدمت کا جذبہ رکھنے والے بہت نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

(6) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم (ماڈل ٹاؤن، لاہور)

9؍جون 2018ء کو 59 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ سادہ مزاج، خداترس، عبادت گزار، غریب پرور اور یتیموں کا خیال رکھنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ اسد اللہ وحید صاحب (مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور) کی والدہ تھیں اور آپ کے دوسرے بیٹے جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(7) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ظفر ممتاز احمد صاحب (برمنگھم)

13؍اپریل 2018ء کو جرمنی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نیک سیرت، تہجد گزار، رحم دل، ملنسار، غریبوں کی ہمدرد، مہمان نواز، ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والی، بہترین اخلاق کی مالک بہت مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور انکی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجۡہَۃٌ ہُوَ مُوَلِّیۡہَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ (سورۃ البقرہ:149)

ور ہر ایک کیلئے ایک مطمح نظر ہے جسکی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍دسمبر 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9061: مَیں صابر الدین خان ولد مکرم شفیق الدین خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان رقبہ 7 گونٹھ، زمین رقبہ 8 گونٹھ بمقام حلقہ محمود آباد (کیرنگ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/48,800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ضیاء الرحمن — العبد: صابر الدین خان — گواہ: امیر الدین خان

مسل نمبر 9062: مَیں ایوب خان ولد مکرم چھکو خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3؍جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 3.5 گونٹھ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید — العبد: ایوب خان — گواہ: محمد رحمت اللہ

مسل نمبر 9063: مَیں امۃ الکبریٰ زوجہ مکرم ایوب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3؍جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 10 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/25,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید — الامۃ: امۃ الکبریٰ — گواہ: محمد رحمت اللہ

مسل نمبر 9064: مَیں آسماء بیگم زوجہ مکرم داؤد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: جھمکے 5 گرام، انگوٹھی 2 گرام، گلے کا ہار 5 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) حق مہر: -/50,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد معراج علی — الامۃ: آسماء بیگم — گواہ: شیخ ہارون رشید

مسل نمبر 9065: مَیں محمودہ بیگم زوجہ مکرم امجد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 5 گرام، گلے کا ہار 15 گرام، گلے کا ہار 10 گرام، چوڑیاں 5 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 150 گرام، حق مہر: -/55,501 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید — الامۃ: محمودہ بیگم — گواہ: محمد معراج علی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍دسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 27-September & 4-October-2018 Issue. 39-40

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت صحابہ کرام

حضرت عمارہ بن حزم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز، دلنشین و دلگداز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 ستمبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دورے سے پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے حالات و واقعات بیان کر رہا تھا آج پھر یہی مضمون دوبارہ شروع ہوگا۔ آج جن صحابہ کا ذکر ہے ان میں سے ایک ہیں حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان ستّر صحابہ میں شامل ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے تھے۔ ان کے بھائی حضرت عمرو بن حزم اور حضرت معمر بن حزم بھی صحابی تھے۔ غزوہ بدر غزوہ احد سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ فتح مکہ کے دن بنو مالک بن نجار کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو مرتدین کا فتنہ اٹھا ان کے خلاف لڑائی میں بھی حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یہ شامل ہوئے اور جنگ یمامہ میں ان کی شہادت ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام خالدہ بنت انس تھا۔ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل کو سانپ نے کاٹ لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں حضرت عمارہ بن حزم کے پاس لے جاؤ وہ دم کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر راستے میں ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء گم ہوگئی۔ صحابہ اسے ڈھونڈھنے کے لئے نکلے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عمارہ بن حزم بھی تھے حضرت عمارہ کے ہودج میں زید بن سلط تھا جو یہودی سے مسلمان ہوا تھا لیکن منافقت تھی دل میں۔ کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اور وہ تمہیں آسمان کی خبروں سے آگاہ کرتا ہے جبکہ وہ خود نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات کسی طرح پہنچ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا ماسوائے اس کے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے علم دیا ہے اور پھر آپ نے فرمایا اس منافق کا منہ بند کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹنی کے متعلق بتایا ہے کہ وہ فلاں گھاٹی میں ہے اور ایک گھاٹی کی طرف اشارہ کیا۔ اس کی مہار ایک درخت سے اٹک گئی ہے پس جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ پس صحابہ گئے اور اسے لے آئے۔ حضرت عمارہ نے زید بن سلط منافق کو گردن سے دبوچ لیا اور اپنے ساتھیوں کو کہنے لگے کہ اے اللہ کے بندو میرے ہودج میں ایک سانپ تھا اور میں اس کو اپنے ہودج سے باہر نکالنے سے بے خبر تھا اور زید کو مخاطب کر کے کہا کہ آئندہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔ ان کا شمار ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں اسلام قبول کرنے والا چھٹا شخص تھا اس وقت روئے زمین پر ہم چھ اشخاص کے علاوہ کوئی مسلمان نہیں تھا۔ اپنے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عقبی بن معیط کی بکریاں چرا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اَے لڑکے تیرے پاس کچھ دودھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے مگر میں امین ہوں دے نہیں سکتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بکری لے آؤ جو گابھن نہ ہو۔ میں ایک جوان بکری آپ کے پاس لے گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاؤں باندھ دیئے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور دعا کی یہاں تک کہ اس کا دودھ اتر آیا پھر حضرت ابوبکر ایک برتن لے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اس کا دودھ دوہا اور حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ پیو۔ حضرت ابوبکر نے دودھ پیا بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور پھر آپ نے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ سکڑ جاؤ اور وہ سکڑ گئے اور پہلے جیسے ہو گئے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے بھی اس کلام میں سے کچھ سکھا دیں جو آپ نے پڑھا ہے۔ اس پر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم سیکھے سکھائے نوجوان ہو۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی ستر سورتیں یاد کی ہیں۔ اسلام لانے کے بعد یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور آپ کی صحبت سے بالآخر نہایت عالم و فاضل بن گئے۔ فقہ حنفی کی بنیاد زیادہ تر انہی کے اقوال و اجتہادات پر مبنی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار صحابہ سے قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کی نصیحت فرمائی ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا نام سرفہرست ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ۔ یعنی جن لوگوں نے قرآن پڑھنا ہو وہ ان چار سے قرآن پڑھیں عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ بن جبل اور اُبَیّ بن کعب۔ ایک روایت میں ہے کہ مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے قرآن کو علی الاعلان پڑھنے والے حضرت عبداللہ بن مسعود ہی تھے چنانچہ یہ واقعہ اس طرح ملتا ہے کہ ایک دن صحابہ جمع تھے اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ قریش نے قرآن کی بلند آواز سے تلاوت کبھی نہیں سنی کیا کوئی شخص ان کو سنا سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں سنا سکتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں کفار تمہیں تکلیف نہ پہنچائیں۔ کوئی بااثر شخص ہو کہ کفار اسے مارنا بھی چاہیں تو اس کا قبیلہ اسے بچا لے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کہنے لگے کہ اس کی فکر نہ کرو مجھے اللہ بچائے گا۔ عجیب جوش تھا ان صحابہ میں۔ دوسرے دن چاشت کے وقت صبح کو آپ نے مقام ابراہیم پہنچ کر بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الرحمن علم القرآن پڑھنا شروع کر دیا قریش جو کہ اپنی مجالس میں بیٹھے تھے آپ کے اس عمل سے حیران ہوئے۔ بعض نے کہا یہ تو انہی عبارتوں میں سے پڑھ رہا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں یہ سن کر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے منہ پر مارنے لگے۔ مگر آپ پڑھتے رہے اور جتنا پڑھنے کا ارادہ کیا تھا پڑھا۔ بعد میں جب حضرت عبداللہ بن مسعود اصحاب کے پاس واپس گئے تو آپ کے منہ پر طمانچوں کے نشان دیکھ کر کہنے لگے کہ ہمیں اسی بات کا خطرہ تھا کہ تمہیں مار پڑے گی اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یہ خدا کے دشمن میری نظر میں اتنے بے حقیقت کبھی نہ تھے جتنے اس وقت تھے جب وہ مجھے مار رہے تھے۔ اگر تم چاہو تو میں کل بھی ایسا ہی کرنے کو تیار ہوں۔ صحابہ نے کہا نہیں اتنا ہی کافی ہے تم نے انہیں وہ چیز سنا دی ہے جسے وہ سننا ہی نہیں چاہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام قبول کرنے کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔ آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کام کرتے تھے آپ کو جوتی پہناتے کہیں ساتھ جانے کی ضرورت ہوتی تو ساتھ جاتے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے تو آپ پردہ لے کر کھڑے رہتے۔ عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار آپ کا بستر بچھانے والے آپ کی مسواک اور نعلین وغیرہ رکھنے والے تھے۔ وضو کا پانی رکھنے والے تھے۔ آپ کے ہمراہ سفر میں مسلح ہو کر جاتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم یمن سے آئے تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں کیونکہ ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بہت زیادہ تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود دونوں ہجرتوں میں شامل تھے ہجرت حبشہ میں بھی اور ہجرت مدینہ میں بھی۔ غزوہ بدر احد خندق اور بیعت رضوان وغیرہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنگ یرموک میں بھی شامل ہوئے۔ آپ ان صحابہ میں بھی شامل تھے جنہیں حضور نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی تھی۔ غزوہ بدر میں ابوجہل کو انجام تک پہنچانے میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا بھی حصہ ہے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مسجد کے قریب جگہ دی۔ حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے سورۃ نساء پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی کہ میں بھلا کیا آپ کو سناؤں یہ آپ ہی پر تو نازل ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پسند ہے کہ کوئی دوسرا شخص تلاوت کرے اور میں سنوں۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پڑھنا شروع کیا اور جب اس آیت پر پہنچا کہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍۭ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیْدًا۔ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ نے کہا بس کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: جس شخص کی خوشی اس بات میں ہو کہ وہ قرآن کریم کو اس طرح تازگی سے پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو اسے عبداللہ بن مسعود سے قرآن شریف پڑھنا چاہئے۔ حضرت عبدالرحمن بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ کے پاس گئے اور کہا کہ ہمیں ایسے شخص کا پتا بتا دیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے زیادہ قریب ہو اس طریق پر چلنے والا ہو اور وہی کام کرنے والا ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تا کہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے سب سے زیادہ قریب عبداللہ بن مسعود ہیں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے اپنی امت کیلئے وہی باتیں پسند ہیں جو عبداللہ بن مسعود کو مرغوب ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے بیٹے عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کی عادت تھی کہ جب رات کو لوگ سو جاتے تو وہ تہجد کے لئے اٹھتے ایک رات میں نے انہیں صبح تک گنگناتے ہوئے سنا جیسے شہد کی مکھی گنگناتی ہے۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر مشورے کے کسی کو امیر بناتا تو عبداللہ بن مسعود کو بناتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود دبلے جسم پست قد اور گندم گوں رنگ کے مالک تھے لیکن لباس بڑا اچھا پہنتے تھے اور خوشبو لگاتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ کی نیکیوں کا پلڑا قیامت کے دن احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ شخص علم سے بھرا ہوا ایک بڑا برتن ہے۔ علم اور ایمان سیکھنے کیلئے حضرت معاذ بن جبل نے جن چار عالم باعمل بزرگوں کے نام لئے ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا نام بھی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی آخری بیماری میں آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا آپ کو کوئی شکایت ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ شکایت پوچھتے ہیں میرے سے تو پھر شکایت مجھے اپنے گناہوں کی ہے کہ میں نے اتنے گناہ کئے ہیں۔ پھر حضرت عثمان نے پوچھا کہ کیا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے انہوں نے عرض کیا کہ پروردگار کی رحمت چاہتا ہوں۔ حضرت عثمان نے کہا کہ آپ کے لئے کوئی طبیب تجویز کر دوں تو انہوں نے عرض کی کہ طبیب نے ہی تو مجھے بیمار بنایا ہے۔ پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا آپ کا وظیفہ مقرر کر دوں تو کہنے لگے مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ تھا توکل علی اللہ اور قناعت کی حالت ان چمکتے ستاروں کی۔ آپ کی وفات 32 ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 60 سال سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی وفات پر حضرت ابوموسیٰ نے حضرت ابومسعود سے کہا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے اپنے بعد ایسی خوبیوں والا اور کوئی شخص پیچھے چھوڑا ہے۔ حضرت ابومسعود کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جب ہمیں جانے کی اجازت نہ ہوتی اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود کو داخل ہونے کی اجازت ملتی تھی اور جب ہم آپ کی مجلس سے غائب ہوتے اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود خدمت کی توفیق پاتے اور آپ کی صحبتوں سے فیض یاب ہوتے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی اور شخص ان کی خوبیوں والا ہو۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود کے بارے میں اور بہت سی روایات اور واقعات بھی ہیں جو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا اللہ تعالیٰ ہمیں ان چمکتے ستاروں کے اسوے اور طریق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad